REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۵ — شمارہ ۱۷

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائبین:- بشارت احمد حیدر، شکیل احمد طاہر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ :- ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۱۴ر شعبان ۱۴۰۶ھ — ۲۴ر شہادت ۱۳۶۵ہش — ۲۴ر اپریل ۱۹۸۶ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۰ر شہادت (اپریل)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق حضور پُرنور بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں اور مہماتِ دینیہ کے سرکرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ الحمد للہ۔ احبابِ جماعت اپنے جان سے پیارے امام ہمام کی صحت وسلامتی اور مقاصدِ عالیہ میں فتوحِ المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

● — محترمہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ اور برکتوں سے پُر طویل زندگی کے لئے احبابِ جماعت دعائیں کرتے رہیں۔

● — مقامی طور پر محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان مع تمام افرادِ جماعت احمدیہ قادیان خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو ایمان افروز رؤیا و الہام

(۱) ۱۹ر جنوری ۱۹۰۳ء۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں :-

"دیکھا کہ مَیں مصر کے دریائے نیل پر کھڑا ہوں۔ اور میرے ساتھ بہت سے بنی اسرائیل ہیں اور مَیں اپنے آپ کو موسیٰ سمجھتا ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم بھاگے چلے آتے ہیں۔ نظر اُٹھا کر پیچھے دیکھا تو معلوم ہوا کہ فرعون ایک لشکرِ کثیر کے ساتھ ہمارے تعاقب میں ہے۔ اور اس کے ساتھ بہت سامان مثل گھوڑے، گاڑیوں رتھوں وغیرہ کے ہے۔ اور وہ ہمارے بہت قریب آگیا ہے۔ میرے ساتھی بنی اسرائیل بہت گھبرائے ہوئے ہیں اور اکثر اُن میں سے بے دِل ہو گئے ہیں۔ اور بلند آواز سے چلاتے ہیں کہ اے موسیٰ! ہم پکڑے گئے۔ تو مَیں نے بلند آواز سے کہا

كَلَّا إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ

اتنے میں مَیں بیدار ہوگیا۔ اور زبان پر یہی الفاظ جاری تھے۔"

(تذکرہ صفحہ ۴۲۹ طبع اوّل ۱۹۳۵ء)

---

(۲) ۵ر اپریل ۱۹۰۵ء۔ حضور علیہ السلام کو الہام ہوا :-

كَفَفْتُ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

(ترجمہ از ربّ :- مَیں نے بنی اسرائیل سے روک دیا دشمن کا حملہ)

"فرمایا۔ بنی اسرائیل سے مُراد وہ قوم ہے جس پر اس قسم کے واقعات تکلیف وارد ہوئے ہوں۔ جیسے کہ بنی اسرائیل پر فرعون کے زمانہ ہوئے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری جماعت بنی اسرائیل سے مشابہ ہے۔ وہ لوگ جو ان پر بے جا ظالمانہ حملہ کرتے ہیں اُن کو خدا تعالیٰ نے فرعون سے مشابہت دی ہے۔ اور پیشگوئی کا حاصلِ مطلب یہ ہے کہ ایسے بے جا حملہ کرنے والے روک دیئے جائیں گے۔ اور ایسے نشان ظاہر ہوں گے کہ اُن کی باتوں کا لوگوں کے دِل پر کچھ اثر نہیں ہوگا۔"

(تذکرہ صفحہ ۴۸۹ طبع اوّل ۱۹۳۵ء)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ر فتح دسمبر ۱۳۶۵ہش / ۱۹۸۶ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال جلسہ سالانہ قادیان — ۱۸-۱۹-۲۰ر فتح دسمبر ۱۳۶۵ہش / ۱۹۸۶ء کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرماتے ہوئے فرمایا ہے :-

"جلسہ سالانہ ۸۶ء کے سلسلہ میں جن تاریخوں کی تعیین آپ نے کی ہے مَیں اُن کی منظوری دے رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے اور پہلے سے بڑھ کر اپنی برکات اور افضال نازل فرمائے اور یہ جلسہ ہر لحاظ سے اپنی شان میں پہلے سے بہت بڑھ کر ہو۔ آمین۔"

احباب اس عظیم رُوحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو پہلے سے بھی زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ قادیان ۸۶ء میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :- عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساڑی مارٹ، صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدؔر قادیان
مورخہ ۲۴ شہادت ۱۳۶۵ ہش

زِندہ افسانے!

ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اُن کی قوم نے آگ میں جھونک دیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو بے قصور ہونے کے باوجود کئی سال قید کاٹنی پڑی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعونی لشکر کے تعاقب سے مجبور ہو کر سمندر میں اُترنا پڑا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مخالفین نے صلیب پر چڑھا کر زخمی اور بے ہوش کر دیا۔ اور ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو طائف کی سرزمین میں لہولہان کر دیا گیا۔ اور پھر متواتر تین برس کے مکمل بائیکاٹ کر کے شعب ابی طالب میں محصور کر دیا ـــــ!

ایک نادان نے سوچا، کیا یہی خدا کے پیار کی نشانی ہے؟ کیا یہی خدا کی قدرت کی کارستانی ہے؟ کیا یہی تائید و نصرت کی علامت ہے؟ کیا یہی سچوں کی صداقت کا ثبوت ہے ـــ؟ اُس نے کہا، نہ بابا، باز آیا ایسی محبت سے۔ ایسے خدا کو دُور ہی سے سلام۔ ایسے خدا والوں کو بھی دُور ہی سے سلام۔ اِن سے دوستی کرنا، مصیبت کو دعوت دینا ہے۔! سے چار قدم دُور ہی رہنا بہتر ہے ـــــ نہ بلا کر دیکھئے، یوں ہم سے سر بازار۔ ورنہ ہم کس کس کے آگے صفائی پیش کرتے پھریں گے کہ ہم پر شک نہ کرو "ہم احمدی نہیں ہیں"!

لیکن ذرا توقف کر اَے شتاب کار! کہیں تیری یہ جلد بازی تجھے پشیمان نہ کر دے۔ جب تُو ان آلام کے عواقب پر نظر کرے گا، جب تُو اِن مصائب کے بادلوں میں سے محبت کے قطرات کو ٹپکتے اور آگ کو گلزار ہوتے دیکھے گا۔ ایک بے بس قیدی کو خزائن الارض کے مالک کی صورت میں دیکھے گا۔ بے خطر سمندر میں کُودنے والوں کو ساحلِ عافیت پر منّ و سلویٰ سے شاد کام دیکھے گا۔ ایک مشابہ بالمصلوب والمقتول کو چشموں اور سبزہ زار وادیوں میں خدا کی حمد کے ترانے گاتے ہوئے پائے گا، اور طائف کی سرزمین میں لہولہان کر کے نکالے جانے والے بے کس کو جزیرۂ عرب کے بادشاہ کی صورت میں دیکھے گا اور جب دیکھے گا کہ اُس کے خون کے پیاسے اُس کے آبِ وضو کے قطروں تک کو زمین پر گرنے نہیں دیتے۔ اور کروڑوں کروڑ انسانوں کو اِن عظیم شخصیتوں کا اِس رنگ میں عقیدت مند پائے گا کہ وہ اُن کے نام پر آج اپنی گردنیں کٹوانے کو فخر کا موجب سمجھتے ہیں تو حیرت سے اپنے ہاتھ کاٹتے ہوئے بے اختیار پکار اُٹھے گا یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا (فرقان : ۲۷) اَے کاش! کہ مَیں اِس رسول کے راستے کو اپنا لیا ہوتا تو آج محرومین میں سے نہ ہوتا ـــ! یہ کیا انقلاب ہو گیا کہ جو معزز سمجھے جاتے تھے وہ آج ذلیل ہو گئے۔ جو طاقتور سمجھے جاتے تھے وہ آج کمزور ہو گئے۔ جن کی حکومتیں ناقابلِ تسخیر خیال کی جاتی تھیں وہ آج بے تخت و تاج ہو گئے۔ جو غالب سمجھے جاتے تھے وہ آج مغلوب ہو گئے ـــ! آج مَیں یہ کیا دیکھ رہا ہوں! جنہیں مَیں ذلیل سمجھتا تھا وہ آج معزز ہو گئے۔ جنہیں مَیں کمزور دیکھتا تھا وہ آج طاقتور ہو گئے۔ جو تھوڑے تھے وہ آج زیادہ ہو گئے۔ جو محکوم تھے وہ آج حاکم بن گئے۔ اور جو مغلوب تھے وہ آج غالب آ گئے ـــ!

تب ہم پوچھیں گے بتا اَے نادان! کیا ہمارا خدا سب وفاداروں سے بڑھ کر وفادار اور سب پیار کرنے والوں سے بڑھ کر پیار کرنے والا نہیں؟ کیا اُس نے یہ نہ فرمایا تھا کہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ۔ (مجادلہ : ۲۲) غلط فہمی اور بدگمانی میں مبتلا نہ رہنا، یاد رکھو! انجام کار مَیں اور میرے رسول ہی غالب آ کر رہیں گے ـــ!

یہ ایک ایسی سُنّت ہے جو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک دُہرائی جاتی رہی ہے۔ اور آج آپؐ کے ظلّ اور بروز اور رُوحانی فرزندِ جلیل حضرت امام مہدی علیہ السلام کی پیاری جماعت کے ساتھ دُہرائی جا رہی ہے ـــ چنانچہ پاکستان میں درجن سے زائد احمدی شہید کئے جا چکے ہیں۔ گھروں کو لُوٹ لیا گیا۔ جائیدادوں کو نذرِ آتش کر دیا گیا جھوٹے مقدمات میں گھسیٹا گیا۔ ذلیل کیا گیا، مارا پیٹا گیا اور آج بھی قید کی کوٹھڑیوں میں بھیانک مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ سکھر کا واقعہ ہے، پہلے بوڑھے باپ کو شہید کیا گیا۔ پھر اُنہی کے دو بیٹوں اور ایک پوتے کو قید کر دیا۔ پیچھے سارا گھر بار لُوٹ لیا۔ اور اب اُنہی دو بیٹوں کو پھانسی کی سزا سُنائی گئی ہے۔ اُدھر ساہیوال میں بھی دو مظلوم افراد کو سزائے موت سُنائی گئی ہے۔ اور پانچ بے قصور معصوم افراد عمر قید بامشقت کی سزا بھگت رہے ہیں۔ کیا قصور ہے اِن کا؟ صرف یہی کہ انہوں نے کہا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا کہ ہمارا ربّ اللہ ہے اور پھر اس پر استقامت اختیار کی۔ ورنہ کیا وہ بول کُفر کے مُنہ سے نکالنے مشکل تھے جبکہ اس کے عوض پھانسی کی کوٹھڑی سے رِہا ہو کر اپنے اہل و عیال میں خوش خوش لَوٹ آتے۔ لیکن نہیں، اُنہیں معلوم ہے کہ اِس ابتلاء کا انعام کیا ہے۔ اُنہیں معلوم ہے کہ یہ ذلّت بالآخر عزت میں بدلنے والی ہے۔ یہ مغلوبیت بالآخر غلبہ میں تبدیل ہونے والی ہے۔ اور اِن عارضی تکالیف کے پیچھے رضائے باری تعالیٰ کی جنّت اُن کی منتظر ہے۔

سیّدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسی سُنّت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"مَیں ساری جماعت کی نمائندگی میں یہ کہتا ہوں، تم جو چاہو کر لو۔ جتنا زور لگانا ہے لگا لو۔ خدا کی قسم ہم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپؐ کے غلاموں کی راہوں سے نہیں ہٹیں گے۔ نہیں ہٹیں گے۔ اور احمدیت کا یہ قافلہ ہمیشہ آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ جن راہوں پر تم چل رہے ہو تاریخِ انسانیت سے ثابت ہے کہ وہ ناکامی اور نامُرادی کی راہیں ہیں...... ان راہوں پر آنے والوں نے نظر ڈالی تو ہمیشہ لعنتیں بھیجتے رہے اُن راہوں پر۔ وہ مغضوب علیہم کی راہیں ہیں۔ وہ ضالّین کی راہیں ہیں۔ لیکن خدا کی قسم! ہم جن راہوں پر چل رہے ہیں وہ انبیاء اور اُن کے اصدقاء غلاموں کی راہیں ہیں۔ اور یہ وُہ راہیں ہیں جو کہکشاں بن کر آسمان پر چمکا کرتی ہیں۔ ایک آسمان کی کہکشاؤں کو ہم نے دیکھا جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں، اوّلین نے اپنے قدموں سے بنائی تھیں۔ اور اَے دیکھنے والو دیکھو! کہ محمد مصطفےٰؐ کے غلام آخرین میں ظاہر ہونے والے اب ان کہکشاؤں کو پھر اپنے خون سے بنا رہے ہیں۔ اپنی قربانیوں سے روشن کر رہے ہیں۔ اور آئندہ زمانہ ان راہوں کو دیکھے گا۔ ان چمکتی ہوئی کہکشاؤں کو، اور ان سے سبق حاصل کرے گا۔ اور اِن حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت محمد مصطفےٰؐ کے غلاموں پر ہمیشہ رحمت اور دُرود بھیجتا رہے گا....... مبارک ہو تم جو خدا کی قدر کے لائق بن گئے۔ پس جو زور لگتا ہے تم لگا لو۔ اَے دُشمنانِ احمدیت! جتنے احمدی شہید کرنا چاہتے ہو کر لو...... تم لازماً ناکام اور نامُراد ہو کر مرو گے۔ اور احمدیت کے لئے وہ صبح ضرور طلوع ہو گی جس کے متعلق خدا فرماتا ہے اور قرآن میں وعدہ کرتا ہے ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ اَے میرے بندو! یہ رات جاری تو رہے گی لیکن ہمیشہ کے لئے نہیں۔ یہ دُکھ ہیں مگر مَیں ان دُکھوں کو قدر اور پیار کی نگاہ سے دیکھ رہا ہوں۔ پس مَیں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ یہ مطلعِ فجر تک کی باتیں ہیں۔ اور وہ مَطْلَعِ فجر کا طلوع ہونا زیادہ دیر کی بات نہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ جون ۱۹۸۵ء)

محمد انعام غوری قائم مقام ایڈیٹر

"...... ہم اُس لہُو کا حساب لیں گے!"

لہُو جو دھرتی پہ بہہ رہا ہے ہم اُن لہُو کا حساب لیں گے
قسم شہیدوں کے خون کی ہم لہُو لہُو کا حساب لیں گے

زباں بنے گا ہر ایک پتھر، ہر ایک بُوند اِک گواہ بنے گی
ہر ایک قطرے کا عوض لیں گے، ہر ایک آرزو کا حساب لیں گے

نہا کے اپنے لہُو میں کتنے گُلاب گُلشن بچا گئے ہیں!
وُضو سہی یہ محبتوں کا ـــ ہم اِس وُضو کا حساب لیں گے

اُنہیں مُبارک صلیب اپنی، ہمیں مُبارک نصیب اپنے
وہ اپنی مرضی کے قرض بانٹیں، ہم اپنی خُو کا حساب لیں گے

یہ آخرِ شب ہے ہمصفیرو! خیال رکھنا! خیال رکھنا!
ہر ایک قسطِ جفا چُکے گی، ہر اِک عَدُو کا حساب لیں گے

نہ بجھ سکے گی پیاس میرے لہُو سے، نہرِ فرات والو ـــ!
لبوں پہ آتش سدا رہے گی، علق سبُو کا حساب لیں گے

(ایچ۔ آر۔ ساحر۔ امریکہ)

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۷ راماں (مارچ) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء بمقام مسجد فضل لندن

> سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لاکر ادارۂ مبدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔ (قائم مقام مدیر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

قَالَ مُوسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ قَالُوْا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝ (سورۃ الاعراف: ۱۲۹ و ۱۳۰)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝ (سورۃ الانفال: ۳۰ و ۳۱)

اور پھر فرمایا:۔

گذشتہ جمعہ میں میں نے احباب جماعت کو تقویٰ کی تلقین کی تھی اور اسی مضمون کے سلسلہ میں آج اس دوسرے خطبے میں مضمون کو آگے بڑھانا تھا لیکن اس دوران پاکستان سے ایک ایسی خبر موصول ہوئی جس کے نتیجے میں اس مضمون کو میں آئندہ خطبے کے لئے ملتوی کرتا ہوں اور اس خبر سے متعلق احباب جماعت کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔

ساہیوال کیس کے نہایت ظالمانہ فیصلے کے بعد اب

سکھر کیس کا بھی

ایک ویسا ہی بلکہ بعض پہلوؤں سے اس سے بڑھ کر ظالمانہ فیصلہ جاری کر دیا گیا ہے۔ احباب جماعت کو اختصار کے ساتھ تو اخبارات کے مطالعہ سے بھی اور جماعتی اطلاعات کے ذریعہ بھی اس فیصلے کا علم ہو چکا ہے۔ لیکن اس سے متعلق کچھ مزید تفصیلات میں آج آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ تاکہ یہ پورا واقعہ اور اس کا پس منظر آپ کے ذہنوں میں محفوظ ہو۔ اور جب دشمن غلط باتیں کرے یا بعض دوستوں کو صحیح حالات پہنچانا چاہتے ہوں تو آپ کو واضح طور پر علم ہو کہ کیا واقعہ کیسے ہوا۔؟

سکھر میں سب سے پہلی بات جو نہایت ہی دردناک جماعت احمدیہ کو پیش آئی وہ ہمارے امیر ضلع

مکرم قریشی عبدالرحمن صاحب

کا نہایت سفاکانہ قتل تھا اور اس قتل کے اوپر تمام وہاں مساجد میں خوشیاں بھی منائی گئیں اور بڑے نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوئے اور جن لوگوں نے قتل کیا ان کو عظیم الشان مجاہد بھی قرار دیا گیا لیکن جہاں تک عوام الناس کا تعلق ہے سکھر کے عوام نے اس بات کو بہت ہی برا منایا اور اگرچہ وہاں شرافت گونگی ہے مگر اتنی گونگی بھی نہیں کہ احباب جماعت کے سامنے بھی نہ بولے۔ چنانچہ وہاں یہ منظر دیکھنے میں آیا کہ خصوصاً حکومت کے کارندے اور دیگر عوام جن کو باشعور عوام کہا جاتا ہے وہ لوگ احباب جماعت کے سامنے تو اس معاملے میں بڑی نفرت کا اظہار کرتے رہے لیکن اتنی جرأت بھی نہیں تھی کہ کھل کر اس کے خلاف کوئی بیان دیں۔ سوائے اس کے کہ بار ایسوسی ایشن نے جرأت مندانہ قدم اٹھایا اور اس واقعہ کے خلاف ایک افسوس کا اظہار کیا۔ ان کا قتل اس طرح ہوا کہ یہ مغرب کی نماز پڑھ کے مسجد میں ہی بیٹھ گئے کیونکہ اس سے کچھ عرصہ پہلے ہی آرڈیننس جو نہایت ہی ظالمانہ اور اتنا ہی احمقانہ آرڈیننس ہے وہ جاری ہو چکا تھا اور پولیس زبردستی مسجد سکھر سے کلمہ طیبہ مٹا چکی تھی اس کا ان کی طبیعت پر بہت گہرا اثر تھا چونکہ عمر بھی زیادہ تھی۔ برداشت بھی اس لحاظ سے کم تھی۔ تقریباً اسّی برس کے لگ بھگ ہوں گے نظر بھی بہت کمزور ہو چکی تھی اس لئے احباب جماعت کو انہوں نے کہا کہ تم جاؤ میں مسجد میں بیٹھ کر ہی اللہ کے حضور گریہ وزاری کرتا ہوں چنانچہ احباب جماعت ان کو چھوڑ کر رخصت ہو گئے اور کافی دیر مغرب کی نماز کے بعد یہ وہاں بیٹھے رہے اور

خدا کے حضور مناجات

اور گریہ وزاری کرتے رہے جب باہر نکلے تو قاتل برچھیاں لے کر ان کا انتظار کر رہے تھے اور جن کی نظر ویسے بھی نہیں تھی عمر بھی اتنی تھی کہ دوڑنے کی یا اپنے آپ کو بچانے کی طاقت نہیں تھی۔ ان پر بار بار برچھیوں سے حملہ کیا اور ہر دفعہ نعرہ تکبیر بلند کیا کہ اتنی عظیم الشان ہم اسلام کی خدمت کر رہے ہیں آٹھ زخم برچھیوں کے ان کے سینے پر اور پیٹھ پر لگے اور وہ نعرے لگاتے ہوئے اسلام کی فتح کا جشن مناتے ہوئے دوڑ گئے اور دیکھنے والوں نے دیکھا لیکن کسی نے کوئی مزاحمت نہیں کی۔ پولیس نے کسی پر مقدمہ درج نہیں کیا کوئی تفتیش نہیں کی۔ اور جماعت احمدیہ کو یعنی ان کے پسماندگان کو تسلی دیتے رہے کہ ہم تحقیق کر رہے ہیں اور باوجود اس کے قرائن بتا رہے تھے کہ بعض مساجد کے ملّاں اس کے ذمہ دار ہیں لیکن کوئی پوچھ گچھ نہیں کی گئی۔ اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد وہاں ایک مسجد میں بم پھٹا اور اس بم کے نتیجے میں دو طالب علم مسجد کے موقعے پر ہلاک ہو گئے اور کچھ زخمی ہوئے فوری طور پر سارے سکھر میں علماء نے اشتعال پیدا کرنے کی کوشش کی کہ یہ بم قریشی شہید کے بچوں نے چلایا ہے اور پہلی ایف۔ آئی۔ آر (F.I.R) میں دو نام درج کرائے یعنی محمد ناصر قریشی صاحب اور محمد رفیع صاحب۔ اس پر جہاں تک میں نے بیان کیا ہے عوام الناس کا تعلق ہے چونکہ وہ پہلے ہی جانتے تھے کہ یہ علماء کس کردار کے ہیں اور جماعت احمدیہ مظلوم ہے اس لئے اس جلوس میں جو انتہائی اشتعال انگیز نعرے لگا رہا تھا اور نہایت ہی خطرناک زبان استعمال کر رہا تھا سلسلے کے بزرگوں کے خلاف بھی نہایت فحش کلامی میں ملوث تھا اور اس کے ساتھ ہی قتل و غارت کی عام تعلیم دے رہا تھا اس جلوس میں سوائے ڈیڑھ دو سو کے قریب پیشہ ور طالب علموں یا پیشہ ور مولویوں کے اور کوئی شامل نہیں ہوا اور اسی سے اندازہ ہوتا ہے کہ

"اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہے۔" (کشتی نوح)

پیشکش:۔ گلوب ربر مینوفیکچرس ۷/۱ رابندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون: 27-0441
گرام: GLOBEXPORT

اُس جلوس کی حیثیت اور نوعیت کیا تھی اور کس حد تک عوام الناس احمدیوں کو مجرم سمجھتے تھے۔ اگر سکھر کے عوام احمدیوں کو مجرم سمجھ رہے ہوتے تو کوئی احمدی گھر ایسا نہیں تھا اس نقصان سے جو بچ سکتا۔ بہرحال اس جلوس نے اس انتقام اپنے ہاتھوں سے تو اس طرح لیا کہ بعض

احمدیوں کی دوکانیں لُوٹ لیں

اور پولیس میں ۱۰۲ بم درج کرائی۔ اس میں یہ لکھا کہ قریشی مرحوم کے دونوں بیٹے تو ہم نے اپنی آنکھوں سے بم پھینک کر دوڑتے ہوئے دیکھے ہیں۔ پولیس کی کارروائی فوری بعد یہ ہوئی کہ ان دونوں کو اپنے گھروں سے فوری طور پر اس طرح قید کیا گیا کہ سارے گھر کی چیزیں اُلٹ پلٹ کر دیں بیوی بچوں کو وہاں سے نکال دیا اور ان کو قید کر کے جب لے گئے دوسری جگہ تو پیچھے سے گھر کا سارا سامان پولیس نے لُوٹ لیا تمام قیمتیں چیزیں غائب کر دیں اور اس طرح عوام الناس کیساتھ سکھر کی پولیس بھی اس عظیم الشان ثواب میں شامل ہو گئی۔ یہ تصور ہے ان لوگوں کے خدمت اسلام کا یہ تصور ہے ان کا حق اور تقویٰ کا یہ تصور ہے نعوذ باللہ من ذٰلک سُنت کا۔ اِس طرح یہ اسلام کی خدمت کرنے پر تلے ہوئے ہیں صرف اِن دونوں ہی کو نہیں بلکہ اس کے علاوہ چھاپے مار کے دُور دُور سے دوگھلے کو پکڑا، بڑوں کو بھی پکڑا ان کے بچوں کو بھی بعد میں ان کے ساتھ قید کیا۔ بعض بوڑھوں کو دُور کے دیہات سے پکڑ کرلے آئے اور اُن کو بھی جیل میں ٹھونسا۔ جو کراچی کے خدام ان لوگوں کی خدمت کرنے کے لئے وہاں پہنچے ان کو بھی قید کیا گیا ہر طرف ایک ظلم و ستم کا ایک بازار گرم کر دیا گیا اور یہ سب کا سب

حکومت کے کارندوں کی طرف سے

ہُوا جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے عوام الناس کا جہاں تک تعلق ہے وہ نہ مُلّاں کے ساتھ ہے اور نہ ہیں اور وہ سب جانتے تھے آج بھی جانتے ہیں کہ یہ سب جھوٹ کا پلندہ ہے۔

یہ مقدمہ اتنا بودا تھا، ایسا بے حقیقت تھا کہ علماء کو علم تھا کہ اگر سول کورٹ میں یہ مقدمہ چلایا جائے، ہر چند کہ وہاں بھی انصاف کا اور تقویٰ کا معیار ایسا بلند نہیں مگر بہرحال سول کورٹ میں کچھ نہ کچھ احساس ذمہ داری پایا جاتا ہے۔ میجسٹریٹ اور جج فیصلہ دیتے وقت حالات کو کلیتاً نظر انداز نہیں کر سکتے اس پر ایسا کبھی ہوتی ہوتی تھی اس کے اوپر پھر اپیل ہو سکتی ہے اس لئے بالا عدلیہ کی نگاہیں پڑنے والی ہوتی ہیں اس معاملے پر ان ساری باتوں کا خوف اگر خدا کا خوف نہ بھی ہو تو ان کو اپنی حدود کے اندر کسی حد تک رہنے پر مجبور کرتا ہے ان کو اتنا یقین تھا کہ ناممکن ہے کہ یہ مقدمہ عام عدالت میں ٹھہر سکے۔ کہ اس بات پر بڑے بڑے احتجاجی جلوس نکالے گئے اور مساجد میں خطبے دیئے گئے کہ ہم سارے سکھر کو آگ لگا دیں گے

اگر یہ مقدمہ فوجی عدالت میں پیش نہ ہوا

اور فوج نے جو اپنی تصویر بنائی ہے آج پاکستان میں، بدقسمتی سے ایسی ہے کہ جو بددیانتی سول نہیں کر سکتی جو ظلم اور سفاکی پولیس سے نہیں ہو سکتی وہ فوج ضرور کرے گی۔ اتنا کامل یقین تھا علماء کو اس بات پر کہ انہوں نے زور دیا اور وہ جانتے تھے کہ جو ہم چاہیں گے فوج کے ذریعے کروا سکتے ہیں۔ چنانچہ حکومت مجبور ہوئی اور فوج کے سپرد یہ مقدمہ کیا گیا اس عرصہ میں، حکومت سے مراد ہے وہاں کی سول انتظامیہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ سب جھوٹ ہے فوج کے سپرد مقدمہ کرنے پر پابند کر دی گئی۔ اس عرصہ میں جماعت کے مختلف وفود وہاں کے بڑے افسران سے ملتے رہے مثلاً ڈپٹی کمشنر سے۔ ایس۔ایس۔پی سے اور دیگر افسروں سے رابطہ کیا اور ساتھ ساتھ ان ملاقاتوں کی رپورٹیں مجھے بھجواتے رہے ان سے پتہ چلتا ہے کہ تمام افسر بلا استثنیٰ جماعت کے وفود کو یہ بتا رہے تھے کہ اس سارے کیس پر ہماری نظر ہے ہم نے خوب اچھی طرح چھان بین کر ڈالی ہے اور سو فیصد ہمیں یقین ہے کہ کسی احمدی کا قصور تو کیا کوئی اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا کہ وہ اس جرم میں ملوث ہو۔ ایک سینیئر افسر نے کہا کہ مَیں تو ساری جماعت احمدیہ کی تاریخ سے واقف ہوں، ان کے مزاج اور کردار سے واقف ہوں اس لئے ویسے ہی، اگر تحقیق نہ بھی کروائی ہوتی تو مَیں، اسے سمجھتا کہ کوئی شرارت ہوئی ہے

احمدی ایسی حرکت نہیں کر سکتے

لیکن جب مَیں نے تحقیق کروائی تو اس تحقیق سے تو بالکل کھلم کھلا یہ بات سامنے آ گئی کہ یہ ایک سازش ہے۔ اسی دوران ایک اور واقعہ پیش آیا اور وہ یہ کہ جماعت اسلامی کے اسکول میں بھی ایک بم پھٹا لیکن اس وقت وہ بم چلانے والا پکڑا گیا اور وہ اسی اسکول کا چوکیدار تھا جب پولیس نے اس سے پُوچھ گچھ کی تو اس نے بتایا کہ اسکول کا جو ہیڈ ماسٹر ہے اس کے ایماء پر مَیں نے چلایا تھا اور ایسے وقت میں چلایا تھا کہ کوئی جانی نقصان نہ ہو اس لئے میرا تو کوئی قصور نہیں ہے جماعت احمدیہ کو جب یہ علم ہوا تو فوری طور پر رابطہ کیا گیا افسروں سے اور بتایا گیا کہ اب دیکھ لو یہ دوسری کڑی تھی سازش کی جو خود ظاہر ہو گئی ہے اور صاف پتہ چل رہا ہے کہ ان واقعات کے پیچھے کس کا دماغ اور کن لوگوں کا ہاتھ ہے لیکن علماء کو بھی پتہ چلا اس واقعہ کا اور ایک طرف علماء یہ جلوس نکال رہے تھے کہ یہ احمدی ہمارے مجرم ہیں انہوں نے بم چلایا ہے اس لئے ان کو گرفتار کیا جائے اور جتنے ہم کہیں اتنے گرفتار کرو۔ دوسری طرف یہ شور پڑ گیا کہ اس سکول والے بم کے معاملے کو نظر انداز کرو۔ اور پھر درج نہ کرو کوئی واقعہ، رپورٹ ہی درج نہ کی جائے بالکل کالعدم سمجھا جائے۔ چنانچہ علماء کے دباؤ کے نتیجے میں بعینہٖ یہی کارروائی ہوئی اور سارے معاملے کو فوری طور پر رفع دفع کر دیا گیا۔

جب احمدی وفود افسران سے ملے اور ان کو سمجھانے کی کوشش کی کہ اب تو یہ معاملہ کھل گیا ہے اب تم کیا کر رہے ہو۔ کیوں مظلوموں کو قید کیا ہوا ہے کیوں اذیتیں دے رہے ہو تو انہوں نے کہا کہ ہم بے بس ہیں۔ لیکن ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم نے ان واقعات کی اطلاع اور اپنا تجزیہ افسران بالا تک پہنچا دیا ہے اور وہ خوب جان چکے ہیں گورنر تک اور وہ سب بڑے افسران، صدر کا انہوں نے نام تو نہیں لیا لیکن مقصد یہی تھا کہ اوپر تک آخر تک بات پہنچا دی گئی ہے کہ جماعت احمدیہ کا قطعاً کوئی قصور نہیں۔ ایک سازش کا شکار رہے اور اس کی یہ کڑیاں خود بخود آہستہ آہستہ ظاہر ہو رہی ہیں لیکن ساتھ ہی انہوں نے معذرت کی کہ ہم بالکل بے اختیار لوگ ہیں ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے چنانچہ یہ ان کی خوش قسمتی ہے کہ ان سے مقدمہ لے لیا گیا ورنہ آجکل جو پاکستان میں معیار ہے اس کے مطابق بہت شاذ ہیں ایسے شریف لوگ جو جرأت بھی غیر معمولی رکھتے ہیں اور حکومت کے دباؤ کے بغیر انصاف پر قائم رہنے کی استطاعت رکھتے ہیں اس لئے بہرحال ان کی تو جان اس طرح چھوٹی کہ چونکہ ان کی رپورٹیں بڑی واضح تھیں کہ احمدی کا اس میں کوئی قصور نہیں اور خود احمدی شرارت اور ظلم کا نشانہ بنا ہوا ہے اس لئے حکومت نے ان سے یہ سارا معاملہ اپنے ہاتھ میں لے لیا یعنی بالا حکومت نے اور فوج کے سپرد کر دیا۔ فوج نے جو تحقیق کی اور جو وہاں مقدمہ چلا اس کی پوری کارروائی ہمارے پاس محفوظ ہے اُس کارروائی سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض اوقات عدالت کے صدر جج نے بے ساختہ

مولوی کے جھوٹ پر تعجب کا اظہار کیا

اور یہاں تک کہا کہ مُلّا ہو کے تم قرآن کریم اُٹھا کر اتنا واضح اتنا قطعی جھوٹ بول رہے ہو۔ لیکن یہ ساری باتیں اپنی جگہ، اس کے باوجود ہمیں ان سے انصاف کی کوئی توقع نہیں تھی کیونکہ فیصلے اُس سطح پر نہیں ہونے تھے جس سطح پر تحقیق ہو رہی تھی۔ اگر اس سطح پر فیصلے ہونے ہوتے تو پہلے عام عدلیہ کو، عام انتظامیہ کو کیوں موقعہ نہیں دیا گیا کہ وہ اس معاملے کو اپنے ہاتھ میں لیتے۔ اس لئے یہ بات تو بہرحال ظاہر تھی کہ کوئی نہ کوئی ظلم ضرور کیا جائے گا اور اب فیصلہ یہ ہے کہ عبد الرحمٰن صاحب شہید کے دو بیٹوں کو

محمد ناصر صاحب اور محمد رفیع صاحب

کو پھانسی کی سزا سنا دی گئی ہے۔ اور حد سے زیادہ سفاکی ہے کہ ایک بوڑھے باپ کو پہلے ظالمانہ طور پر شہید کر دو۔ وہ تو عوام کریں یا عوام تو نہیں کہنا چاہیئے مولویوں کا ایک ٹولہ کرے اور حکومت کہے کہ ہم کیوں پیچھے رہ جائیں۔ حکومت کے اوپر چوٹی کے افسران یہ سمجھیں کہ جب معمولی عام مولوی اتنا ثواب کما رہے ہیں تو ہم تو سربراہان مملکت ہیں ہم کیوں نہ ثواب میں حصہ لیں تو ایک کی بجائے وہ دو قتل کروا دیں اور وہ بھی بیٹے اُن کے۔ اور عجیب ہے کہ اس سے پہلے ان کا پوتا بھی بیچ میں شامل تھا وہ بھی قید میں رہا ہے۔ کوئی انصاف کا کوئی شائبہ تک بھی، سایہ بھی ان لوگوں کے دلوں پر نہیں پڑا۔ تقویٰ نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہی۔

اس کے بغیر تو اگر یہ بات نہ ہو تقویٰ کا ایک ادنیٰ سا شائبہ بھی ہو تو ناممکن ہے کہ انسان اس جراٴت کے ساتھ ایسے ظالمانہ فیصلے کر سکے یا کروائے پہلے، اور پھر توثیق کرے اُن کی۔ یہ تو ایسا دل لگتا ہے جیسے گھونسلے سے پرندہ کوچ کر چکا ہو اور اُسے خالی چھوڑ دے۔ تقویٰ بھی دل کی پاکیزگی کا ضامن ہوتا ہے اور انسانی فطرت جُوں جُوں ظلم یا بدیاں کرتی ہے اگر تقویٰ موجود ہو تو وہ ساتھ ساتھ دھوتا بھی رہتا ہے جس طرح آباد گھونسلہ گندا بھی ہوتا رہتا ہے اور صاف بھی ہوتا رہتا ہے لیکن وہ گھونسلہ جسے پرندہ چھوڑ چکا ہو اس میں تو سوائے تعفن کے کچھ باقی نہیں رہتا سوائے گندگی کے اور دن بدن بڑھنے والی گندگی کے جسمیں تعفن بڑھتا چلا جاتا ہے اور اس کے نصیب میں کچھ نہیں لکھا ہوتا اسی طرح انسان کے دل کی کیفیت ہے اگر اس میں

تقویٰ موجود نہ ہو

تو پھر جو کچھ بھی تعفن اس میں ہوتا ہے وہ خود بخود مزید گندا مزید اور متعفن ہوتا چلا جاتا ہے۔

اس مقدمے کے متعلق جہاں تک انسانی کوششیں ہو سکتی تھیں وہ تو جماعت نے پُوری کیں اور جو کوششیں اب بھی ممکن ہیں، بظاہر تو کوئی صورت نظر نہیں آتی کیونکہ اس سے پہلے مارشل لاء نے اس بات کی پیش بندی کر لی تھی کہ مارشل لاء ہٹنے کے بعد بھی مارشل لاء کے سارے جابرانہ فیصلے باقی رہیں اور جابرانہ ہتھکنڈے جاری رکھنے کے سامان ہیتا رہیں اور صدر جب چاہے جسطرح کے چاہے فیصلے کر سکے اور کوئی عدالت اس کو پُوچھ نہ سکے یہ سارے فیصلے جب مارشل لاء ہٹایا گیا تو جمہوریت کے نام پر نافذ کئے جا چکے ہیں اس لئے عوام الناس کو تسلی دینے کے لئے یا غیر ملکوں کو دکھانے کے لئے اگرچہ بظاہر مارشل لاء ہٹ گیا ہے لیکن مارشل لاء کے جتنے بھی ناپسندیدہ مکروہ پہلو ہوتے ہیں جن سے قومیں نفرت کرتی ہیں وہ سارے پہلو باقی رکھ لئے گئے ہیں اس لئے جماعت کی جہاں تک بنیادی کوشش کا تعلق ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ساری دُنیا میں جماعت کوشش بھی کر رہی ہے، احتجاج بھی کر رہی ہے، مختلف ذرائع استعمال کر رہی ہے وہاں بھی ہمارے اُمراء اور ہمارے وکلاء اور جو بھی اثر رکھتے ہیں کسی رنگ میں وہ سر جوڑ کر بیٹھے ہیں اور کوششیں کر رہے ہیں لیکن یہ منزل وہ ہے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ؎

حیلے سب جاتے رہے اک حضرتِ توّاب ہے

تو توّاب خُدا کے سامنے جھکنے کی ضرورت ہے لیکن ایک بات میں کھول کر بتا دیتا ہوں کہ اللہ کی تقدیر سے راضی رہنے کا فیصلہ پہلے کرنا ہوگا یہ بھی ان تقدیروں میں سے ہے جو بظاہر مکروہ بھی نظر آئے لیکن اس کراہت کے پردے میں بے انتہا حُسن پوشیدہ ہے جن لوگوں کے متعلق بھی سزائے موت سُنائی گئی ہے امرِ واقعہ یہ ہے کہ پیچھے رہنے والوں کے لئے خواہ کتنا بھی دُکھ ہو ان سے زیادہ خوش نصیب اس دَور میں اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ جن کو محض للہ موت کی سزا سنائی گئی اور لمبی تکلیفوں کے بعد، لمبی قید کے بعد ان کو پھر یہ سعادت نصیب ہوئی کہ خدا کی نظر میں وہ ہمیشہ کے لئے زندگی پا جانے والے ہوں۔ اس لحاظ سے ان پر رحم کا سوال نہیں

ان پر رشک کا سوال ہے

قابلِ رحم وہ لوگ ہیں جو پیچھے رہ گئے ہیں، قابلِ رحم وہ لوگ ہیں جن کو کئی قسم کی حسرتیں ہیں۔ اس پہلو سے جماعت احمدیہ کے ردِّ عمل سے میں بہت خوش ہوں جیسا کہ میں بیان کروں گا ابھی۔ بہت ہی عظیم الشان ردِّ عمل کا اظہار کیا ہے جماعت احمدیہ نے لیکن اس سے پہلے ان مظلوموں کے لئے اور ان کے اہلِ خاندان کے لئے جن کے متعلق ایک ظالمانہ فیصلہ سُنایا گیا ہے لیکن ہم نہیں کہہ سکتے کہ خدا کی تقدیر کس رنگ میں ظاہر ہو ضروری تو نہیں ہوا کرتا کہ اللہ تعالیٰ جان لے کر ہی شہادت کا مقام و مرتبہ عطا فرمائے وہ لوگ جو خدا کی رضا کی خاطر خوشی سے جان دینے کے لئے تیار بیٹھے ہوتے ہیں ان کو آزمائش میں ڈالے بغیر بھی خدا تعالیٰ شہادت بلکہ اس سے اعلیٰ مراتب عطا فرما سکتا ہے اس لئے ابھی ہم کچھ نہیں کہہ سکتے لیکن اس خیال سے کہ ان کے لئے دُعا کی تحریک خصوصیت کے ساتھ پیدا ہو اور ان کے اہل و عیال اور عزیزوں کیلئے میں ایک خط کا ایک اقتباس سُناتا ہوں جو پروفیسر ناصر احمد صاحب قریشی نے اس واقعہ سے کچھ عرصہ کے بعد لکھا یہ ستمبر سنہ ۱۹۸۵ء کی ۲ تاریخ کا لکھا ہُوا خط ہے اُس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ کس قدر دردناک دَور میں سے پاکستان کے احمدی گزر رہے ہیں۔ اور کتنے دردناک مظالم ہیں جو مسلسل ان پر توڑے جا رہے ہیں اور ان کے دلوں پر ان کے بچوں کے دلوں پر کیا بیتی ہے اور کیا بیت رہی ہے وہ لکھتے ہیں :-

"میں یہ خط صبح چھ بجے ایک نہایت ہی کرب کی حالت میں لکھ رہا ہوں۔ حضور! اس جیل کی سلاخوں کے اندر تقریباً نوسَو دن کا عرصہ ہو چلا ہے بعض اوقات تو دل اس قدر بے قرار ہو جاتا ہے کہ آنسو نکل آتے ہیں اور خدا کے حضور سر بسجود ہو کر عرض کرتا ہوں۔ " کیا میرے دلدار تو آئے گا مر جانے کے دن۔" پیارے آقا! میرے ساتھ میرا جوان لڑکا محمود احمد بھی ہے جو مجھ سے دن میں کئی بار یہ پُوچھتا ہے کہ

یہ ظلم ہم پر ناحق کیوں ہو رہا ہے

ایک میرا بھائی جس کی عمر تقریباً بیتالیس سال ہے (یعنی محمد رفیع) وہ بھی خاموش نگاہوں سے یہی سوال کرتا نظر آتا ہے اس کا نام رفیع احمد ہے۔ میرے دوسرے ساتھی بھی کم و بیش آہوں اور سوالیہ نگاہوں سے یہی سوال پُوچھتے ہیں ان سب کو دیکھ کر دل خون کے آنسو روتا ہے۔ جواباً یہی کہا جاتا ہے صبر کریں، صبر کریں اور صبر کریں۔ حضور میرے پانچ لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں جو اپنی والدہ کے ساتھ خدا کے آسرے پر رہ رہے ہیں سب سے چھوٹا بچہ جس کی عمر چھ سال ہے جب بھی کبھی ملاقات کے لئے آتا ہے تو مجھے اور اپنے بھائی اور چچا سے جیل کی ڈبل جالیوں سے باہر سہم کر کہتا ہے اے ابا! مجھ سے ملاقات نہیں کرنی اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس جالی کو ہٹاؤ اور مجھے سینے سے لگاؤ مجبوراً جیل کے جیلر صاحب سے عرض کر کے اُسے اندر بلایا جاتا ہے وہ میرا مُنہ چومتا ہے، گلے لگتا ہے اور چاہتا ہے کہ وہ میری جان سے پیوست ہو جائے لیکن جلد ہی سسکتی آہوں سے باہر جانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ یہ منظر بڑا ہی کرب انگیز ہوتا ہے۔ لڑکے ملاقات کے لئے آتے ہیں روز پُوچھتے ہیں آپ کب آئیں گے۔ اُنہیں تسلیاں دی جاتی ہیں کہ بیٹا جلد آجائیں گے۔ بچیاں روز صبح سے انتظار کر کے رات کو رو رو کر سو جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی قسم ہم بے گناہ ہیں

میں نے اٹھائیس سال کا عرصہ محکمہ تعلیم سے منسلک اسی صوبہ سندھ میں گزارا ہے اور گرفتاری کے وقت بھی سکھر ہی میں بی ایڈ کالج میں اسسٹنٹ پروفیسر تھا

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

S.K. GHULAM HADI & BROTHERS
READY MADE GARMENTS DEALERS
CHANDEN BAZAR BHADRAK. Dist: BALASORE (ORISSA)

میں نے نہایت ہی ایمانداری اور خلوص سے سندھ کے اضلاع لاڑکانہ۔ زادو۔ نواب شاہ۔ خیرپور اور سکھر میں خدمات انجام دی ہیں اور میرا ریکارڈ اے۔ وَن A.one ہے۔"

اسی مضمون کا یہ خط آگے چلتا ہے اور اسی مضمون کے بہت سے خط اور بھی موصول ہوئے ہیں جو مختلف قیدیوں نے اپنے دل کے حالات بیان کئے' اپنے بیوی بچوں کے حالات بیان کئے اور راہِ مولیٰ کے اسیر جن کے خطوط مجھے ملتے رہے ہیں وہ سینکڑوں کی تعداد میں ہیں ایک دو نہیں یہ وہ ہیں جن کے حوالہ شہید ہوئے جن کے بھائی کو اور ان کو اب اس دُنیا کی حکومت نے موت کی سزا دی ہے اس لئے نمونۃً خصوصیت سے ان کے لئے دُعا کی تحریک کے طور پر اس خط کا یہ اقتباس میں نے سُنایا ہے۔

جہاں تک جماعتِ احمدیہ کا تعلق ہے دو ردِّ عمل ہیں ایک تو انتہائی کرب اور غم کا۔ اتنا شدید کرب کا اظہار کیا ہے ساری دُنیا کی جماعتوں نے کہ وہ افریقہ میں بسنے والے یا فجی کے جزائر میں پیدا ہونے والے لوگ جنہوں نے کبھی کسی پاکستانی سے ملاقات بھی نہیں کی کجا یہ کہ پاکستان کے احمدیوں کو جانتے ہوں اور ان کو خصوصیت سے جانتے ہوں۔ ٹرینیڈاڈ میں بسنے والے لوگ' امریکہ کے باشندے غرضیکہ دُنیا کے کونے کونے پر بسنے والے احمدی جو پاکستان کے احمدیوں اور خصوصاً ان مظلوم احمدیوں کے ناموں سے بھی آشنا نہیں' اس قدر بے چین ہیں کہ بسا اوقات وہ لکھتے ہیں کہ ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ کس طرح اپنے درد کا اظہار کریں سوائے اس کے کہ خدا کے حضور ہم تڑپ رہے ہیں اور کوئی چارہ نہیں۔ یہ پہلو اس لحاظ سے بہت ہی خوشکن ہے کہ جماعتِ احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے وہ مقام عطا فرما دیا ہے جس کے متعلق حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے خبر دی تھی کہ مومن کی یہ علامت ہوتی ہے کہ اپنے بھائی کے لئے اس طرح دُکھ محسوس کرتا ہے اس طرح کرب محسوس کرتا ہے جیسے

ایک بدن کے حصّے ہوں

اگر ایک پاؤں کی اُنگلی کو بھی ذرا سی تکلیف پہنچے تو سارا بدن اس کے لئے بے قرار ہو جاتا ہے۔ پس اتنی عظیم الشان' دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت' اس طرح ایک بدن بن چکی ہو یہ اتنا بڑا خدا کا احسان ہے اور اتنا بڑا احمدیت کا معجزہ ہے کہ اگر اور کوئی سچائی کی علامت نہ بھی کسی کو نظر آئے تو یہی علامت ایک سعید فطرت انسان کے لئے کافی ہونی چاہیئے۔ کوئی جماعت دنیا کی ایسی دکھائیں جس کے ایک کروڑ باشندے خدا کی راہ میں دُکھ اُٹھانے والے اپنے دوسرے بھائیوں کے لئے اس قدر شدت کے ساتھ بے چین ہوں اور اس ردِّ عمل کا دوسرا پہلو جو اس سے بھی حسین تر ہے وہ یہ ہے کہ باہر بیٹھے ہوئے اس بات پر خوش نہیں ہیں کہ وہ باہر ہیں اور ان کے بھائی تکلیفوں میں ہیں بلکہ شدید غم کا اظہار یہ بھی کیا جاتا ہے کہ کاش ان کی جگہ ہم وہاں ہوتے اور وہ ہماری جگہ آزاد پھر رہے ہوتے کاش خدا تعالیٰ نے یہ سعادت ہمیں بخشی ہوتی۔ کاش ہم خدا کی راہ میں کھینچے جاتے کہ اس کی رضا کی خاطر دُنیا میں تکلیفیں اُٹھائیں۔ بعض لوگ

شہادت کے لئے

دُعائیں کرنے کی درخواستیں کر رہے ہیں۔ بعض لوگ یہ درخواستیں کرتے ہیں کہ آخر کب تک ہمارے صبر کا امتحان ہوگا؟ ہمیں اجازت دی جائے کہ ہم بھی اپنے دل کی بھڑاس نکالیں۔ آخر ایک حد ہوتی ہے کب تک ہم گالیاں سُنیں گے اور ہمارے مظلوم بھائی دُکھ اُٹھائیں گے' کب تک اپنے معصوم بھائیوں کے دُکھ ہم اُٹھائیں گے۔ ایسے خط بھی آتے ہیں ان سب کو فرداً فرداً بھی میں صبر کی تلقین کرتا ہوں اور اب یہ جو آیات میں نے تلاوت کی ہیں ان کو اسی لئے خصوصیت کے ساتھ چُنا ہے تاکہ جماعت کو خدا تعالیٰ کا یہ پیغام پہنچاؤں کہ ان حالات میں صبر کا دامن کسی قیمت پر بھی اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑنا اور یہ سعادت سمجھنی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی خاطر دُکھ اُٹھانے کی توفیق بخشی ہے تاریخ عالم میں یہ واقعات روز روز نہیں ہُوا کرتے' تاریخ عالم میں قومیں اس طرح وسیع پیمانے پر نہیں روز روز آزمائی جاتیں اور روز روز قوموں کو یہ توفیق نہیں ملا کرتی کہ خدا کے حضور دُکھ اُٹھانے کی آزمائش میں کامیابی سے گزر جائیں۔ مسکراتے ہوئے اور ہنستے ہوئے دشمن کے سامنے' روتے اور گریہ وزاری کرتے ہوئے خدا کے حضور۔ لیکن اپنے سَر کو سوائے خدا کے کسی اور کے سامنے نہ جُھکانے والے ہوں اس حالت میں اپنے عزّتِ نفس کو قائم رکھتے ہوئے اپنے ضمیر کی آزادی کی حفاظت کرتے ہوئے' اپنی اعلیٰ اقدار کی حفاظت کرتے ہوئے' شان کے ساتھ اور فخر کے ساتھ اس ابتلاء کے دور سے گزرنے والی قوموں پر اگر آپ نظر ڈالیں تو بہت کم آپ کو ایسی نظر آئیں گی جو اس شان کے ساتھ امتحان میں پوری اُتری ہوں جس طرح جماعتِ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق بخشی ہے پس یہ عظیم الشان

ایک رشک کا مقام

بھی ہے اور جہاں تک ہمتوں کا تعلق ہے یہ پہلو بھی بہت ہی تسکین بخش ہے کہ بکثرت احمدی یہ خط لکھ رہے ہیں کہ آپ ہمارے متعلق بالکل فکر نہ کریں ان واقعات نے ہماری ہمتوں کو کمزور کرنے کی بجائے اور بھی زیادہ مضبوط کر دیا ہے۔ اگر ہم پہلے لوہا تھے تو اب فولاد بن گئے ہیں اگر پہلے سونا تھے تو اب کندن بن کے نکل رہے ہیں۔ آپ نے جس حالت میں ہمیں چھوڑا تھا جب واپس آئیں گے تو انشاء اللہ اس سے بہت بہتر حالت میں ہمیں پائیں گے۔ کبھی اتنی قربانی کی تمنا ہمارے دلوں میں پیدا نہیں ہوئی تھی۔ کبھی قربانی کے لئے اتنا عزم دلوں میں نہیں پیدا ہُوا تھا' کبھی قدموں میں ایسا ثبات ہم نے نہیں دیکھا تھا جیسا کہ اب اس دَور میں ہمیں نصیب ہُوا ہے اور جتنا ظلم میں دشمن بڑھتا چلا جا رہا ہے اتنا اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ ہمارے دلوں کو ڈھارس دیتا چلا جا رہا ہے اور ہمارے ارادوں کو بلند تر کرتا چلا جا رہا ہے' ہمارے قدموں کو مضبوط تر کرتا چلا جا رہا ہے اپنے اپنے رنگ میں' ٹوٹی پھوٹی زبان میں کچھ شُستہ زبان میں ہر احمدی یہ کوشش کر رہا ہے کہ خطوں کے ذریعہ مجھے ڈھارس دے اور مجھے تسلّی دے کہ آپ ہماری فکر نہ کریں

یہ وہ نظارے ہیں

جو آسمان کی آنکھ کم دیکھا کرتی ہے۔ اس پہلو کی طرف بھی نظر کریں۔ مرنے والے تو روز مرتے ہی چلے جاتے ہیں۔ کوئی موٹر کے حادثے میں مر جاتا ہے' کوئی سائیکل سے گرتا ہے تو مر جاتا ہے' کسی کو ویسے گھر میں دہلیز پہ ٹھوکر لگ جاتی ہے تو مر جاتا ہے کوئی دھماکے سُن کے مر جاتے ہیں کوئی ہیضے کا شکار ہو جاتے ہیں کوئی اپنے ہاتھوں بدہضمی کے نتیجے میں مارے جاتے ہیں۔ ہزار قسم کی موتیں ہیں۔ کہیں کینسر ہے کہیں اور بیماریاں ہیں۔ لمبی تکلیف دہ موتیں ہیں اور روز مرّہ کا یہ سلسلہ ہے۔ کروڑوں انسان مر رہے ہیں لیکن ان کروڑوں انسانوں کی موت پر آسمان میں کوئی جُنبش نہیں ہوتی وہ چند خوش نصیب جن کو ایسی موت نصیب ہو کہ

آسمان لرز اُٹھے

ان کی موت سے۔ اور ملائکہ ان پر درود بھیجنے لگیں۔ یہ موتیں قابلِ رحم موتیں نہیں یہ تو قابلِ رشک موتیں ہیں اور جماعتِ احمدیہ اس مضمون کو خوب سمجھ رہی ہے اس لئے جماعتِ احمدیہ کو کسی طرح بے دل کرنا یا مایوس کر دینا یا اپنے بلند ارادوں سے باز رکھنا یہ اب جماعتِ احمدیہ کے دشمن کے بس میں ہی نہیں ہے

خُدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَالنَّاصِرُ
کراچی میں
معیاری سونا کے معیاری زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیں!
الرّؤف جیولرز
۱۲۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی
فون نمبر۔ ۶۱۲۰۶۹

وہ کوتاہ ہے، اس کے بازو کوتاہ ہیں، اس کا تصور کوتاہ ہے، پست قامت ہے وہ اپنے حوصلے میں، اپنے مرتبے اور مقام میں۔ اس کا تصور بھی ان قدموں کو نہیں چھو سکتا جو جماعت احمدیہ کے عزائم کے قدم ہیں کجا یہ کہ وہ ان بلندیوں کو حاصل کرے جن سے جماعت احمدیہ کے سر باتیں کر رہے ہیں۔ اس لئے جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے میں یہ باتیں اس لئے بیان نہیں کر رہا کہ آپ بحیثیت جماعت اپنے اوپر رحم کرنے لگ جائیں۔ بحیثیت جماعت آپ قابل رشک ہیں بحیثیت جماعت یہ جو دَور جس میں سے ہم گزر رہے ہیں یہ جماعت کے لئے

سعادتوں کا دَور ہے

بہت سی سعادتیں ایسی ہیں جو نصیب ہو چکی ہیں اور ہو رہی ہیں روز۔ اور بہت سی ایسی ہیں جو ہمارا انتظار کر رہی ہیں۔ اس لئے جو کچھ بھی خدا کی تقدیر کر دکھلائے ان بنیادی حقائق کو کبھی فراموش نہ کریں اور پہلی قوموں کی طرح نہ بنیں جنہوں نے تھوڑی تھوڑی آزمائشوں کے اوپر بھی ہمتیں ہارنی شروع کر دیں اور اس زمانے کے اولوالعزم انبیاء کو یہ مسئلہ درپیش تھا کہ کس طرح ان کے دلوں کو سہارا دیں۔ خوش نصیب ہیں آپ جن کے متعلق آپ کے اوپر خدا تعالیٰ نے جو سربراہ مقرر فرمایا ہے اس کو یہ فکر نہیں ہے کہ آپ کے دلوں کو وہ کیسے سہارا دے۔ حیرت انگیز نمونہ ہے۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلاموں کے نمونے کی یاد تازہ کرنے والا نمونہ ہے وہ مجھے خط لکھ رہے ہیں یہ بتانے کے لئے کہ ہرگز فکر نہ کریں۔ ہمارے دل مضبوط ہیں خدا کے فضل سے۔ ہم ہر قربانی کے لئے پہلے سے بڑھ کر تیار ہیں۔ لیکن یہ برکت سراسر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے قدموں کی برکت ہے۔ پہلے انبیاء کی قوموں نے بھی بڑے اچھے نمونے دکھائے مگر وہ نصیب نہ ہو سکا جو

محمد مصطفیٰؐ کی غلامی سے

نصیب ہو سکتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم بھی آزمائی گئی اور ان کو بھی قسم قسم کی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا لیکن جو نمونہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی قوم نے دکھایا۔ ویسا نمونہ ان کو نصیب نہیں ہوا۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے

قَالَ مُوسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِينُوا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوا إِنَّ الْأَرْضَ لِلّٰهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ○

کہ موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا اللہ سے صبر کے ذریعے استقامت مانگو۔ یہ ساری زمین خدا ہی کی ہے جس کو چاہتا ہے وہ اس کا وارث بنا دیتا ہے اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ عاقبت متقیوں کے لئے ہی ہے۔ انجام کار متقی ہی کامیاب ہوں گے۔ قَالُوا أُوذِينَا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَأْتِيَنَا وَمِنْ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا۔ یہ بات سن کر ان کا جواب یہ تھا کہ اے موسیٰ تیرے آنے سے پہلے بھی ہم دکھوں میں ہی مبتلا کئے گئے تھے اور تیرے آنے کے بعد بھی ہمارا یہ حال رہا۔ ہمیں کیا فرق پڑا ہے۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی قوم آپ کو یہ جواب نہیں دے سکتی تھی۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلام وہم وگمان بھی نہیں کر سکتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ان کو صبر کی تلقین کر رہے ہوں اور آگے سے وہ یہ جواب دیں کہ آپ سے پہلے بھی ہم بُرے حال میں تھے آپ کے آنے کے بعد بھی ہم بُرے حال میں ہیں۔ وہ تو واقعہ بار بار آپ سن چکے ہیں بدر کے مقام پر کس طرح کس شان کے جواب تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے غلاموں نے آپؐ کو دیئے۔ بہرحال حضرت موسیٰ کو اور دکھوں کے ساتھ ایک یہ بھی دکھ تھا کہ ان کی قوم بار بار ہمت ہارتی تھی، بار بار اسے سنبھالنا پڑتا تھا، بار بار اسے اٹھانا پڑتا تھا اور پھر بتانا پڑتا تھا

عَسٰى رَبُّكُمْ أَنْ يُهْلِكَ عَدُوَّكُمْ

دیکھو دیکھو عین ممکن ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے

وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ

اور تمہیں وارث بنا دے اس زمین میں۔ پھر دیکھے وہ تمہیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ لیکن خدا کی شان ہے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو خدا نے تربیت کی ایسی عظیم الشان توفیق عطا فرمائی تھیں اور تزکیہ نفس کی ایسی عظیم الشان توفیق عطا فرمائی تھیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانے کی بات تو بالکل ایک الگ بات تھی۔ چودہ سو سال کا عرصہ گزر چکا ہے آج بھی وہ قوت قدسیہ اسی طرح کارفرما ہے۔ آج بھی

وہ قوت قدسیہ اُسی طرح زندہ ہے

اور چودہ صدیاں بھی اس قوت کو کمزور نہیں کر سکیں۔ وہ دل جو اس قوت کو اس سے متأثر ہونے کے لئے تیار بیٹھے ہیں، وہ دل جو اس قوت کو اپنے سینوں میں سمانے کے لئے اپنے دلوں کے دروازے کھولتے ہیں، ان دلوں میں وہ قوت آج بھی اسی طرح قوت کے ساتھ کارفرما ہے جس طرح چودہ سو سال پہلے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی یہ تزکیہ نفس کی قوت کام کر دکھا رہی تھی۔ چنانچہ آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام کے غلام در غلام کو ہر طرف سے یہی پیغام مل رہا ہے کہ تم ہماری فکر نہ کرو ہم تو یہ غم کھا رہے ہیں کہ ہم کیوں نہیں تھے جنہیں یہ توفیق ملی قربانی کی۔ ہم تو اس حسرت میں آنسو بہا رہے ہیں کہ کاش ہمیں یہ سعادت ملتی ہم آگے بڑھ کر ان زنجیروں کو چومتے جن میں ہمارے بھائی جکڑے ہوئے ہیں۔ اس لئے آپ ہمارے لئے یہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق بخشے پہلے سے بڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کی اور سعادتیں عطا فرمائے۔ یہ ایک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ایک نہایت ہی ادنیٰ اور حقیر غلام کو آپ کی قوم مخاطب ہو کر یہ کہہ رہی ہے پس جس پہلو سے بھی دیکھیں ان دکھوں میں بھی ایسے حسین لمحات ہمارے لئے خدا تعالیٰ نے مقید کر دیئے ہیں کہ ہر دکھ کے پردے میں ایک حسن لپٹا پڑا ہے، ہر مصیبت کے پردے میں خدا تعالیٰ کی رضا کے پیغام ہیں جو چھپے ہوئے ہیں اور اگر دیکھنے کی آنکھ ہو تو اس کو معلوم ہوگا کہ اتنا عظیم الشان سعادت کا دَور بہت ہی شاذ کے طور پر قوموں کو نصیب ہوا کرتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور خدا تعالیٰ کے حمد کے گیت گائیں اس دکھ کی حفاظت کریں جو

خُدا کی راہ کا دُکھ ہے

لیکن اس دکھ کے ساتھ اس حمد اور شکر کی بھی حفاظت کریں جو اس سعادت کے نتیجے میں آپ کے دل میں پیدا ہونے چاہئیں اور اگر محض دکھ ہے اور یہ دکھ شکوؤں میں بدل جاتا ہے تو پھر جو کچھ آپ نے حاصل کیا تھا وہ سب ہاتھ سے ضائع چلا جائے گا۔ مومن کے دکھ اور کافر کے دکھ میں یہی فرق ہوا کرتا ہے۔ کافر کا دکھ اسے ہلاک کر دیتا ہے اور مومن کا دکھ اس کے مقامات اور مراتب کو پہلے سے بھی زیادہ بڑھا دیتا ہے۔ مومن کا دکھ اسے نئی زندگیاں عطا کرتا ہے۔ اس لئے میں یہ نہیں کہتا کہ اس دکھ کو محسوس نہ کریں۔ وہ ظالم اور سفاک انسان ہوگا جو اپنے بھائی کی تکلیف کے اوپر تکلیف محسوس نہ کرے۔ لیکن اس دکھ کو یہ اجازت نہ دیں کہ وہ آپ کے نفس کو ہلاک کرے اور آپ اپنے خدا سے ناراض ہو جائیں۔ آپ اپنے خدا سے شکوے شروع کر دیں، اپنے خدا کے حضور بے صبری دکھانے لگیں۔ اس سعادت پر نظر رکھیں جو آپ کو عطا ہوئی ہے جس کے آپ لائق نہیں تھے میں لائق نہیں تھا محض یہ خدا کا فضل ہے ورنہ میں جانتا ہوں ہم بہت ہی کمزور لوگ ہیں۔ اتنے خوفناک مصائب کا سامنا ہے جماعت احمدیہ پاکستان کو کہ اگر اپنے نفس کی طاقت کے ذریعہ ان کا مقابلہ کرنا ہوتا تو کبھی کی یہ جماعت ٹوٹ کے پارہ پارہ ہو چکی ہوتی۔ لیکن چھوٹے، بڑے، بوڑھے مرد اور عورتیں جتنے بھی وجود ہیں پاکستان میں احمدیت کے جتنے بھی نفوس ہیں، جس رنگ کی بھی وہ شکلیں ہیں اور صورتیں ہیں، ہر ایک میں خدا کا فضل سرایت کر چکا ہے اور

نئے نئے وجود

انہیں وجودوں میں سے پیدا ہو رہے ہیں ایک نئی تخلیق ہے خدا تعالیٰ کی جو جاری ہے اس وقت تمام احمدیوں کے ایمان میں۔ اندر اندر سے نئے بدن نکل رہے ہیں۔ الٰہی تو تقدیر سے کیا ڈھب نکل رہے ہیں اور

اتنا وسیع اور عام ہو رہا ہے یہ کہ جیسا کہ میں نے بار بار پہلے بھی توجہ دلائی ہے واقعتاً بغیر مبالغے کے تاریخ میں اتنے وسیع پیمانے پر اس طرح روحانی تخلیق تو بہت کم ہوتی ہوئی آپ کو دکھائی گی۔ اس لئے اس سعادت کا خیال کر کے

خدا تعالیٰ کے شکر سے

غافل نہ رہیں۔ خدا تعالیٰ کی حمد سے غافل نہ رہیں اور اُسی کے حضور یہ دُعا کریں اور اُسی سے التجا کریں کہ وہ اگر اس کی آزمائش کے دن اور لمبے ہیں تو آپ کے صبر کے دن بھی اُس سے زیادہ بڑھا دے۔ اگر آزمائش میں زیادہ سختی آنے والی ہے تو آپ کے حوصلے کو اس سے بھی زیادہ سخت کر دے اگر ظلموں میں کچھ ابھی حصہ باقی ہے ابھی ظلم اپنے انتہا کو نہیں پہنچے تو اللہ تعالیٰ آپ کی استقامت کو اپنی انتہا تک پہنچا دے امر واقعہ یہ ہے کہ جو کچھ ہو چکا ہے ہرگز بعید نہیں کہ اس سے زیادہ دُشمن کے کچھ اَور کرنے کے بھی ارادے ہوں۔ ہرگز بعید نہیں کہ ابھی اور بھی سینے کے کینے، سینے کے بُغض جو ابھی مخفی دلوں میں کھول رہے ہیں وہ باہر آنے کے لئے زور مار رہے ہوں اور شاید ان کو توفیق بھی مل جائے کیونکہ جب حکومت کے سربراہ خود فتنہ و فساد کو پرورش دینے کا تہیہ کر چکے ہوں تو جہاں تک سینوں کے بُغضوں کا تعلق ہے وہ تو ہمیں معلوم ہے کہ وہ کس طرح کھول رہے ہیں اُن کو اگر اجازت دی جائے، اُن کا دل بڑھایا جائے، ان کی حوصلہ افزائی کی جائے اور کہا جائے کہ ہاں تم مانگو ہم تمہیں دیتے ہیں تو پھر یہ خیال کر لینا کہ بس جو کچھ ہو چکا ہے یہی ہے اور اس کے بعد شاید کچھ نہ ہو یہ غلط خیال ہے۔ در اصل

مومن ایک لحاظ سے سادہ بھی ہوتا ہے

وہ اپنے دل پر نگاہ کرتا ہے اور سوچ بھی نہیں سکتا کہ وہ دل جو ایمان کی حقیقت سے آشنا ہو اُس کی سوچ اس کی فکر کے تقاضے بالکل مختلف ہوتے ہیں اسی کی حالت اور ... بالکل مختلف ہوتی ہے۔ مومن تو جب اس کا دشمن بھی مارا جا رہا ہو اس کیلئے بھی دُکھ محسوس کرتا ہے چہ جائیکہ کبھی یہ مومن کے متعلق سوچا بھی نہیں جا سکتا کہ جب وہ جائز بدلہ بھی لے رہا ہو تب بھی اس بدلہ لیتے وقت اس کے دل کو اطمینان نصیب نہ ہو بلکہ وہ اَور کا مطالبہ کر رہا ہو کہ بس اَور بھی مارا جائے اگر اس کو قتل کیا تو اس کے بچوں کو بھی قتل کر دوں بچوں کو قتل کیا، تو گھر بھی برباد کر دوں رشتے داروں کو بھی فنا کر دوں یہ جو خیالات ہیں یہ مومن کے دل میں پیدا ہو ہی نہیں سکتے اس لئے مومن سوچ بھی نہیں سکتا کہ دُشمن ظلم کے بعد مزید ظلم کی خواہش رکھتا ہوگا۔ ایک زیادتی کے بعد اَور زیادتیاں کرنے کی سوچ رہا ہوگا ایک دُکھ پہنچا کر اَور دُکھ کے طریقے ایجاد کرنے میں محو ہوگا۔ مومن کے وہم میں بھی نہیں آ سکتا مگر اللہ تعالیٰ بتاتا ہے ہمیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو ان کے دل چھپائے ہوئے ہیں وہ اس سے بہت زیادہ ہیں جو تمہیں نظر آ رہا ہے، اکبر ہے وہ جو تمہیں نہیں دکھائی دے رہا وہ ہم دیکھ رہے ہیں وہ بُغض اور کینہ جو وہ پال رہے ہیں تمہارے متعلق وہ سارے کا سارا ظاہر نہیں ہوا اس لئے نہیں ہوا کہ خدا نے ظاہر نہیں ہونے دیا خدا کی تقدیر نے ہاتھ روک رکھے ہوئے ہیں مگر خدا جانتا ہے کہ جہاں تک بُغضوں کے ذخیروں کا تعلق ہے وہ اسی طرح بے پناہ جوش کے ساتھ اُبل رہے ہیں

چنانچہ قرآن کریم نے ایسے دلوں کا نقشہ ایک اَور آیت میں اس طرح کھینچا کہ جب خدا تعالیٰ جہنم سے کہے گا کہ کیا تُو اب مطمئن ہوگئی ہے تو جہنم آگے سے جواب دے گی هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ کہ یہ آگ جو ہے یہ تو پیٹ بھرنے والی چیز نہیں ہے یا آگ ایسی چیز ہے جس کا پیٹ نہیں بھرا جا سکتا اس لئے هَلِ امْتَلَأْتِ کا جواب، کہ کیا تو بھر گئی ہے، میرا تو ہمیشہ یہی رہے گا کہ ہر دفعہ میرے جہنم کا پیٹ بھرنے کی کوشش کی جائے گی میں یہی آگے سے کہوں گی کہ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ۔ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ۔ کچھ اَور بھی ہو تو لے آؤ۔ کچھ اَور بھی ہو تو لے آؤ۔ تو مومن کے برعکس وہ لوگ جن کو ایمان کی حقیقت کا علم نہیں ہوتا ان کے دلوں میں انتقام کی آگ اُسی طرح جل رہی ہوتی ہے جیسے جہنم میں کوئی آگ جل رہی ہو وہ تو ہمیشہ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ کا مطالبہ کرتے رہیں گے۔ چنانچہ آپ احمدیت کی دُشمنی کی تاریخ پر نظر ڈالیں ہمیشہ آپ کو

پہلے سے بڑھتے ہوئے مطالبات

دکھائی دیں گے۔ ایک مطالبے کے بعد جو بہت ہی لغو نظر آتا تھا قوم کو اور اس وقت اُس زمانے کی قوم کے سرداروں نے سمجھا کہ اتنا احمقانہ مطالبہ ہے اسے ہم کیسے منظور کر سکتے ہیں۔ جب آہستہ آہستہ دباؤ بڑھنے شروع ہوئے اور اُدھر ایمانوں میں کمزوری آنی شروع ہوئی۔ اخلاق میں کمزوری آنی شروع ہوئی تو لغو مطالبات منظور کئے گئے اس خیال سے کہ بس اب اس سے زیادہ تو کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔ اگلے دَور میں اس سے بھی زیادہ لغو مطالبات پھر بعض بدنصیبوں نے وہ بھی منظور کر لئے پھر اگلے دَور میں اس سے بھی زیادہ مطالبات۔ پھر بعض بدبختوں نے وہ بھی منظور کر لئے اور ایک دَور اب ہے کہ اس سے بھی بڑھ کر اَور مطالبات ہو رہے ہیں۔ اس لئے اگر آپ کا عزم بڑھ رہا ہے تو اس بڑھتے ہوئے عزم کی ضرورت بھی ہے آپ کو۔ اگر آپ کے

حوصلے بلند ہو رہے ہیں

تو ان بلند ہوتے ہوئے حوصلوں کی آپ کو ضرورت بھی ہے اس لئے دُعا سے غافل نہ رہیں کہ

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ۔

کہ اے خدا ہم سے بخشش کا سلوک فرما۔ عفو کا سلوک فرما اور ہمارے پائے ثبات کو مزید ثبات بخش کیونکہ اس کے بغیر ہم، بغیر تیری نصرت کے تیرے انکار کرنے والوں پر فتح نہیں پا سکتے یہ فتح تو نے عطا فرمانی ہے لیکن ہم تجھ سے ہی حوصلہ مانگتے ہیں تجھ سے ہی صبر مانگتے ہیں تجھ سے ہی استقامت مانگتے ہیں۔

پس ان دُعاؤں کے ساتھ اپنے ان مظلوم بھائیوں کے لئے، ان کے اہل و عیال کے لئے اور ساری جماعت کے لئے اور اسلام کے لئے

کثرت سے دُعائیں کریں

اور اپنے ملک کے، یعنی پاکستانیوں سے میں کہہ رہا ہوں کہ اپنے ملک کے لئے بھی دُعا کریں کیونکہ مجھے ڈر یہ ہے کہ اب اس مقام تک بات پہنچ گئی ہے جس کے بعد پھر واپسی کے رستے دکھائی نہیں دیتے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ بروج میں یہ نقشہ کھینچا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ لَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ ؕ

کہ وہ لوگ جنہوں نے میرے بندوں کو مومنوں کو فتنے میں مبتلا کیا اور پھر راضی نہیں ہوئے۔ کافی نہیں سمجھا اس کو۔ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا پھر دوبارہ اس میں تکرار کی اور توبہ نہیں کی فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ لَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ ان کے لئے بھی دُہرے عذاب کی خبر دی جاتی ہے۔ عذاب جہنم بھی ہے ان کے لئے اور عذابُ الحریق بھی ہے یعنی جلتے رہنے کا ایک مسلسل آگ میں جلتے رہنے کا عذاب۔ اس کے بعد پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم، جس طرح وہ ایک بات کرتے ہیں ظلم کی اور پھر اس کا اعادہ کرتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی ایک پکڑ کرتا ہے اور اس پکڑ کا اعادہ کرنا بھی جانتا ہے اور یہ عجیب توارد ہے کہ اس گزشتہ تھوڑے سے دَور میں اس آیت کی ایک ظاہری تفسیر ہمارے سامنے ظاہر ہوئی ہے ہمارے سامنے کھلی ہے کہ ابھی ساہیوال کیس میں وہ کلیتاً مظلوم مومن بندوں کے قتل کا فیصلہ کیا حکومت نے اور اس کے تھوڑے سے عرصے کے بعد اس ظلم کا اعادہ سکھر میں جا کر کیا اور وہاں بھی دو ہی خدا کے معصوم بندوں کو جن کا صرف یہ جرم تھا کہ وہ ایمان لائے ان کے قتل کا فیصلہ کیا گیا۔ تو قرآن کریم نے جس اعادے کا نقشہ کھینچا ہے کہ باز نہیں آتے اور پھر کرتے ہیں

ہم بھی انہیں

دوہری پکڑ کی بشارت دیتے ہیں

ہم یہ جانتے ہیں کہ کس طرح ایک دفعہ پکڑا جاتا ہے اور پھر دوبارہ پکڑا جاتا ہے تو چونکہ دوسری دفعہ بھی ظالمانہ حرکت کرنے کے بعض لوگ مرتکب ہو چکے ہیں اس لئے بظاہر تو مجھے کوئی رستہ نظر نہیں آتا ان کے لئے نجات کا یا پیچھے ہٹنے کا دُعا یہ کریں کہ قوم کو ان کی نحوست سے خدا تعالیٰ بچائے جتنا بڑا ظلم کرنے والا ہو اُتنا ہی اس کی نحوست کا سایہ بھی بڑا ہوا کرتا ہے اور اگر وہ قوم کا سربراہ ہو تو ساری قوم کو اس کی نحوست لپیٹ لیا کرتی ہے بسا اوقات۔ قرآن کریم فرعون کا ذکر کرتا ہے فرمایا ہے اَوْرَدَھُمُ النَّارَ فرعون نے اپنی ساری قوم کو آگ کے گھاٹ کا منہ دکھادیا ان کو آگ کے گھاٹ میں لے اُترا تو بہت ہی قسمتی ہوتی ہے ایسی قوم کی جس کے سربراہ کی نحوست کا سایہ بھی اُتنا ہی بڑا ہو اور اتنا بڑا ہو کہ بسا اوقات وہ قوم کو بھی ساری قوم کو اپنی لپیٹ میں لے سکتا ہے اس لئے جو پاکستان سے تعلق رکھنے والے احمدی ہیں خواہ وہ دُنیا میں کہیں بھی بستے ہیں ان کا اوّلین فرض ہے کہ اپنے مُلک کے لئے دُعا کریں کہ اللہ اس انتہائی خوفناک ابتلاء سے اس ملک کو کامیابی سے بچا کر نکال کرلے جائے اور جو سعید فطرت لوگ ہیں ان کو ہدایت بخشے وہ گھُن کی طرح اس میں پیسے نہ جائیں اور صرف وہ چند ظالم جو خدا کی نظر میں ظالم ٹھہرتے ہیں ان کو خدا تعالیٰ کی تقدیر پکڑے تاکہ دوسروں کے لئے بھی وہ

عبرت کا نشان بن جائیں

لیکن جو احمدی پاکستان سے تعلق نہیں رکھتے ان کو بھی میں دُعا کے لئے کہتا ہوں کہ پاکستان کے ساری دُنیا کے بسنے والوں پر احسان ہیں ایک لمبا عرصہ پاکستان کے احمدیوں نے اسلام کے نور کو دُنیا میں پھیلایا ہے اور ساری دُنیا کے باشندوں کو امام وقت سے روشناس کروایا ہے بڑی عظیم الشان قربانیاں دی ہیں سب سے زیادہ واقفین پیدا کئے ہیں سب سے زیادہ قربانیوں والے پیدا کئے ہیں اس لئے ساری دُنیا کے احمدی اگرچہ وہ پاکستانی نہیں ہیں اگرچہ حُبّ الوطن کا تقاضا یہ نہیں ہے کہ وہ پاکستان کے لئے دُعائیں کریں لیکن حُبّ الایمان کا یہ ضرور تقاضا ہے کہ پاکستان کو اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں کہ پاکستان ہی سے ان کے ملک تک نور پہنچانے والے نکلے تھے۔ پاکستان ہی سے وہ جیالے اُٹھے تھے جنہوں نے دُنیا کے کونے کونے میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی رسالت کا پیغام پہنچایا اور خدا کی توحید کے گیت گائے۔

پس دُعا کریں کیونکہ مجھے اس ملک کے حالات اچھے نہیں دکھائی دے رہے اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور ہمیں اس ملک کی اچھی تقدیر دکھائے کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ جب میں یہ کہتا ہوں تو ایک ادنیٰ بھی اس میں کسی قسم کا تصنع کا کوئی پہلو نہیں ہے مجھے اس ملک سے دوہری محبت ہے اس لئے بھی کہ یہ ہمارا وطن ہے اور اس لئے بھی کہ اس وطن میں شرافت آج بھی زندہ ہے کثرت کے ساتھ غیر احمدی اس معاملے میں آج کے زمانے میں احمدیت کی تائید کر رہے ہیں۔ کثرت کے ساتھ ایسے دیہات ہیں جہاں اذانیں دی جارہی ہیں اور وہ غیر احمدی وہاں کے مشہور فسادی مولویوں کو للکارتے ہیں کہ تم نے اگرچہ کچھ کیا تو ہم تمہیں پڑیں گے خدا کا نام ہم بند نہیں ہونے دیں گے یہاں سے یہ نہیں ہے کہ حکومت نہیں چاہتی پکڑنا حکومت چاہتی بھی ہے تو عوام الناس میں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دین سے محبت کی وہ رمقیں باقی ہیں ابھی تک جن کے نتیجے میں وہ حکومت کے بد ارادوں کو چلنے نہیں دیتے ہر جگہ خیالات میں تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ ہمدردیاں پیدا ہو رہی ہیں

تبلیغ جاری ہے بیعتیں ہو رہی ہیں

اور آئے دن غیر احمدیوں کے ایسے خط آتے ہیں کہ حیران ہو جاتا ہے انسان پڑھ کے کہ اتنی شدید مخالفتوں کے دَور میں ان کو خدا تعالیٰ نے توفیق بخشی اور بڑی جرأت عطا فرمائی ہے۔ بڑے حوصلے کے ساتھ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے فیصلہ کرلیا ہے بیوی چلی گئی بچے ہاتھ سے نکل گئے جائیدادیں گئیں ہمیں کوڑی کی بھی پرواہ

نہیں تو جس مُلک میں اس حد تک سعادت موجود ہو اس حد تک شرافت موجود ہو اس کی تباہی کون دیکھ سکتا ہے شریف النفس۔ کیسے ممکن ہے کہ وہ ملک تباہ ہو رہا ہو اور کوئی اپنے انتقام کی آگ کو ٹھنڈا ہوتے دیکھ کر مزے اُڑا رہا ہو ہرگز ایسے انتقام کی آگ کو آپ نے اپنے دل میں نہیں بھڑکنے دینا۔ یہ جہنم کی آگ ہے جو ھل من مزید کے مطالبے کیا کرتی ہے۔ آپ رحمۃ للعالمین کے غلام ہیں جو آگوں کو بجھانے والے تھے آگوں کو بھڑکانے والے نہیں تھے اس لئے بڑے زور کے ساتھ میں بار بار آپ کو توجہ دلاتا ہوں کہ دُعا کریں اس ملک کے لئے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اکثریت کو اپنے عذاب اور اپنی ناراضگی سے بچائے اور ہدایت عطا فرمائے اور توفیق عطا فرمائے کہ آج جو مسیح موعودؑ کو گالیاں دینے والے ہیں ان سے اور ان کی اولاد سے ایسے لوگ پیدا ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت اور ناموس کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ بہا دینے کے لئے تیار ہوں۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا۔ اب چونکہ مغرب کی نماز دیر میں ہوا کرے گی نسبتاً۔ اس لئے آج رات سے عشاء کی نماز کا وقت سات کی بجائے ساڑھے سات ہو گا جو مجلس لگا کرتی ہے ہماری اس کی وجہ سے ہم نے پہلے کیا ہُوا تھا وقت لیکن چونکہ وقت اب تھوڑا رہ گیا ہے اس لئے باخبر رہیں آپ آج رات کو انشاء اللہ سات کی بجائے ساڑھے سات بجے نماز پڑھیں گے۔

وقفِ جدید کے تحت

تبلیغ اسلام کے لئے واقفین کی ضرورت

منجانب صدر صاحب تبلیغی منصوبہ بندی کمیشن

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں تبلیغی اور تربیتی کاموں کو تیز سے تیز تر اور وسیع سے وسیع تر کرنے کے لئے مرکز کو ایسے نوجوانوں کی یا ادھیڑ عمر افراد کی ضرورت ہے جن میں خدمتِ دین کا جذبہ ہو اور اسلامی تعلیم سے واقفیت رکھتے ہوں۔ اور ہندوستان کے کسی بھی علاقہ میں کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔

ایسے احباب کم از کم میٹرک پاس ہوں۔ اُردو لکھنا پڑھنا جانتے ہوں۔ وقف منظور ہونے پر کچھ عرصہ مرکز میں یا کسی مبلغ کے ساتھ ٹریننگ دلائی جائے گی۔ کامیاب ہونے پر انہیں معقول گذارہ دیا جائیگا۔ جو احباب خدمتِ دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کرنا چاہیں وہ اپنی درخواستیں مع کوائف تعلیمی اور خدمتِ سلسلہ کے سابقہ تجربہ کے صدر / امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔

مہربانی کر کے امراء، صدر صاحبان، مبلغین کرام اور معلمین وقفِ جدید بھی اپنی اپنی جماعتوں میں وقف کے لئے تحریک کریں اور تبلیغ اسلام کی اہمیت اور ضرورت بیان کر کے احباب جماعت کو وقف کے لئے آمادہ کریں۔

اعلاناتِ نکاح

(۱): ۔ کرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم حافظ الدین صاحب درویش مرحوم ساکن قادیان کا نکاح مکرم جلال الدین صاحب ولد مکرم حمید الدین صاحب ساکن شاہجہانپور (یوپی) کے ہمراہ بعوض مبلغ دو ہزار روپے حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت قادیان نے مسجد مبارک میں مورخہ [illegible] کو پڑھا۔

(۲): ۔ مکرم نصیر الدین صاحب ولد مکرم حافظ الدین صاحب درویش مرحوم ساکن قادیان کا نکاح مکرمہ مبشرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم حمید الدین صاحب ساکن شاہجہانپور (یوپی) کے ہمراہ بعوض مبلغ دو ہزار روپے حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت قادیان نے مسجد مبارک میں مورخہ [illegible] کو پڑھا۔ اس خوشی کے موقعہ پر لڑکے کی والدہ صاحبہ نے ۲/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاھا اللہ۔ قارئین بدر سے ہر دو رشتوں کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

درخواستِ دُعا

مکرم جاوید اقبال صاحب اختر نائب مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کو موٹر سائیکل کے حادثہ میں گرنے سے دائیں بازو کی ہڈی میں فریکچر ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے موصوف کی کامل صحت یابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجالسِ عرفان

مرتبہ :- مسز ثریا غازی صاحبہ لندن

ذیل میں مؤرخہ ۴، ۲، ۵ فروری ۱۹۸۶ء کی مجالسِ عرفان میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کئے گئے بعض سوالوں کے جواب ہدیۂ قارئین کئے جا رہے ہیں۔ (قائمقام مدیر)

س :- نماز جمعہ وعصر جمع کرنے کی صورت میں کیا جمعہ سے قبل سنتیں پڑھنا ضروری ہیں؟

ج :- جمعہ کی نماز کے ساتھ عصر کی نماز جمع کرنے کی صورت میں دو رکعت سُنّت نماز جمعہ سے پہلے پڑھنا ضروری ہے۔ یہ دو رکعت سُنّت سفر کی حالت میں بھی جمعہ و عصر کی نماز جمع کرنے کی صورت میں ادا کرنی ہوتی ہیں۔ ممکن ہے اس کی وجہ یہ ہو کہ جمعہ کی نماز میں چار رکعت کی بجائے صرف دو رکعت پڑھی جاتی ہیں اس لئے دو رکعت سُنت جمعہ کی نماز سے پہلے پڑھنی ضروری قرار دی گئی ہیں۔ بہر حال وجہ خواہ کچھ بھی ہو۔ طریق کار یہی درست ہے۔

س :- مذہبی ظلم و تشدد کے سوا کیا کوئی اور وجہ بھی ہے جس کی موجودگی میں جنگ جائز ہو؟

ج :- قرآن کریم میں متعدد مقامات پر جہاد کے علاوہ اور بھی چند اصولی جنگوں کے لڑنے کی اجازت دی گئی ہے۔ چونکہ جہاد ایک مذہبی فریضہ ہے اس لئے دوسری اُصولی جنگوں کے ساتھ کوئی مطابقت نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر اس شخص کو بدلہ لینے کی اجازت دی ہے جس کی حق تلفی ہوئی ہو یا جس پر ظلم کیا گیا ہو۔ اگر ایک مسلمان ملک دوسرے مسلمان ملک کے خلاف اعلان جنگ کر دے تو تمام دوسرے مسلمان ممالک کا فرض ہے کہ اس تنازعہ کو ختم کرنے کی حتی الوسع کوشش کریں۔ کوشش ناکام ہونے کی صورت میں تمام اُمّتِ مُسلمہ کو اس ملک کے خلاف متفقہ طور پر اعلان جنگ کر دینا چاہیئے جو زیادتی کرنے والا ہو۔ لیکن صرف اس شرط کے ساتھ کہ ان پر قابو پا لینے کے بعد ان پر مزید کوئی زیادتی نہ ہو۔ قرآن کریم نے جہاد کے علاوہ جن جنگوں کے لڑنے کی اجازت دی ہے اس کے لئے یہ شرط ہے کہ اعلان جنگ کرنے والا فریق مظلوم ہو۔ جہاں کہیں بھی دو فریقوں کے درمیان تنازعہ ہوگا وہاں لازمی طور پر ایک فریق حق پر ہوگا اور دوسرا غلطی پر۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ دونوں فریق صحیح ہوں۔ قرآن کریم کے فیصلہ کے مطابق صرف مظلوم فریق کو ہی دفاعی جنگ کی اجازت ہے خواہ اس کی وجہ مذہبی ہو یا اُصولی۔

س :- وہ کونسی شرائط ہیں جن کو پورا کرکے کوئی ملک اپنے آپ کو اسلامی مملکت قرار دے سکتا ہے؟

ج :- اس وقت کوئی بھی اسلامی ملک ایسا نہیں جسے صحیح معنوں میں اسلامی کہا جا سکے کیونکہ اسلامی نظام کو رائج کرنے کے لئے انہیں خلیفہ کی ضرورت ہے اور خلیفہ اُس وقت تک چنا نہیں جا سکتا جب تک کہ کوئی نبی نہ آ چکا ہو۔ خلیفہ کی غیر موجودگی میں اسلامی ممالک ہدایات کے لئے کس شخص سے رجوع کریں گے۔ یہی دلائل مصطفیٰ کمال نے ترکی کی سلطنت ختم کرنے کے وقت دیئے تھے۔ اس زمانے سے لے کر اب تک مختلف مسلمان علماء اس موضوع پر خیال آرائیاں کر چکے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ خلیفہ بغیر نبی کے نہیں بن سکتا۔ اس کے برعکس بعض کا خیال ہے کہ جب کوئی جمہوری حکومت جس میں مسلمان آبادی کی کثرت ہو معرض وجود میں آتی ہے تو ایسی حکومت کا سربراہ شریعت کے قانون کے مطابق مذہبی راہنما بن جاتا ہے اور اس طرح خلافت کا آغاز ہو سکتا ہے لیکن اس پر اعتراض یہ پیدا ہوتا ہے کہ دوسرے ملکوں میں بھی اس طرح خلافت بن جائیگی تو کتنے خلیفہ مقرر کئے جا سکتے ہیں۔ آج کل جمہوری یا شخصی حکومتوں میں برسرِ اقتدار آنے والے اسلام کے نام پر ہر قسم کا مذہب اور ظلم جائز سمجھتے ہیں۔ ہر اسلامی ملک کا اسلام الگ الگ ہے۔ کوئی اسلام کمیونزم کا ہے تو کوئی انتہا پسند قدامت پسند (ORTHODOX)

کا اسلام ہے کوئی شیعہ اسلام ہے تو کوئی سُنّی یا وہابی اسلام ہے۔ یہ سب ہتھکنڈے ہیں اور مذہب کے نام پر فریب اور دھوکے سے کام لے کر لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سچا اسلام خدا کے اُس نبی کے بغیر قائم نہیں کیا جا سکتا جس کا اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ سے وعدہ کیا تھا کیونکہ آنحضرتؐ کے قول کے مطابق اسلام کو دوبارہ زندہ کرنے والا امام مہدی ہی ہوگا۔ اس کے علاوہ باقی ہر کوشش ناکام و نامراد ہو جائے گی۔

س :- خدا تعالیٰ کے متعلق عیسائیوں کا عقیدہ اسلام سے مختلف ہے۔ کیا اس وجہ سے اگر وہ کوئی کام اللہ تعالیٰ کی خاطر کریں تو انہیں اس کا ثواب نہیں ملے گا؟

ج :- آنحضرتؐ کی ایک حدیث الاعمال بالنیات ہے۔ یعنی انسان کے اعمال کا دار و مدار اُس کی نیت پر ہے اس لئے جزا سزا کا انحصار بھی کسی انسان کے اس کام کے کرنے کے محرکات پر ہوگا۔ اگر کوئی کام اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کیا جائے گا تو وہ بھی بدلہ دے گا لیکن اگر وہ کام کسی اور کو خوش کرنے کی غرض سے کیا جائے تو اللہ تعالیٰ سے جزا کی توقع کیوں کر رکھی جا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جو انسان کے ظاہر و باطن سے بخوبی واقف ہے اچھی طرح جانتا ہے کہ انسان کے فعل کے پس پردہ کونسا جذبہ کارفرما ہے۔ بعض اوقات انسان سیاسی مقصد براری کے لئے بڑھ بڑھ کر بڑے کام کر گذرتا ہے۔ اسی طرح عوام میں مقبولیت حاصل کرنے کے لئے بھی بہت سی قربانیاں کی جاتی ہیں لیکن بعض خدا کے نیک بندے ایسے بھی ہیں جو محض اُس کی خوشنودی کی خاطر قوم کی خدمت کرتے ہیں۔ پس وہ اسی مناسبت سے اجر کے مستحق ہیں۔ کوئی انسان خواہ وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو اور خدا پر یقین رکھتا ہو کسی نیک کام کو یہ سمجھتا ہوا سرانجام دے کہ میں یہ کام اللہ تعالیٰ کی خوشی کی خاطر کر رہا ہوں اور اس میں میری ذاتی غرض شامل نہیں تو وہ اس کی جزا اللہ تعالیٰ سے ضرور پائے گا۔ آنحضرتؐ نے ایک مثال دے کر اس کی مزید وضاحت فرما دی اور آپؐ کے بیان میں یہ خوبی ہے کہ آپؐ نہایت سیدھے سادے الفاظ میں اور ایسے طریقے سے بات کو بیان فرما دیتے ہیں کہ انسان فوراً بات کی تہہ تک پہنچ کر اس میں پوشیدہ فلاسفی کو سمجھ جاتا ہے۔ ایک موقع پر آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص اپنی بیوی کے منہ میں خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے لقمہ ڈالتا ہے تو وہ اس کی جزا پاتا ہے۔ فرمایا کہ انسان کو ہمیشہ اپنی نیت درست رکھنی چاہیئے اور اتنی وسیع کر لینی چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھایا جا سکے۔ حضور نے مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ ایک عقلمند اور ہوشیار کسان اس بات کا ہمیشہ دھیان رکھتا ہے کہ اپنی زمین سے زیادہ سے زیادہ غلہ حاصل کرے اس لئے وہ بیج ڈالتے وقت نہایت احتیاط اور ہوشیاری سے کام لیتا ہے تاکہ بیج ضائع نہ ہو۔ لیکن اس کے برعکس ایک نکما اور بے وقوف کسان اپنی زمین سے اتنی فصل بھی حاصل نہیں کر سکتا جتنے کہ اس نے بیج ڈالے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم اپنی کوششوں کا زیادہ سے زیادہ صلہ پائیں۔ ہر کام کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی خوشنودی مدنظر رکھنے سے ہم اپنے کاموں کا بہتر سے بہتر بدلہ پا سکتے ہیں۔ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کام تو اچھے کرتے ہیں لیکن ان کاموں کے کرنے میں ان کی نیت وہ نہیں ہوتی جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔ بسا اوقات نام و نمود کی خاطر قربانیاں دیتے ہیں اور بعض اس لئے کام کرتے ہیں کہ لوگوں میں اُن کی تحسین و آفرین ہو۔ علاوہ ازیں ایسے بھی لوگ ہیں جو صرف اس وجہ سے کام کرتے ہیں تاکہ دوسروں کو اپنا مرہونِ منت بنا کر انہیں اپنے اشاروں پر چلا سکیں۔ ایسے لوگوں کے کاموں کی اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی جزا نہیں بلکہ ریا کاری اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنتی ہے +

جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ

امسال جشن صد سالہ پیشگوئی مصلح موعودؓ کے انعقاد کی خوشکن رپورٹیں ... سے موصول ہوئی ہیں۔ ... جماعتوں اور تنظیموں سے رپورٹیں موصول ہوئی ہیں جگہ کی قلت کی وجہ سے صرف ان کے نام ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام جماعتوں اور تنظیموں کی مساعی کو قبول فرمائے اور پیش از بیش خدمت بجا لانے کی توفیق عطا کرے۔ آمین (قائمقام ایڈیٹر)

جماعت احمدیہ ... کوٹ، حیدر آباد، ... مسولی، ... کلکتہ ... مجلس خدام الاحمدیہ ... لجنہ اماء اللہ ... بادگیر ... حیدرآباد ... کرناٹک ...

۳ موتی ہاری، حلقہ سعید آباد، دھواں ساہی، اور پینگاڈی +

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۵ء

قسط دوئم

اسلام اور حقوقِ نسواں

عورت کے خلع۔ طلاق۔ نان و نفقہ اور ورثہ وغیرہ کے متعلق

از مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

اسلام میں عورت کے لئے علیحدہ جائیداد کا انتظام

شادی کے ساتھ ہی شریعت اسلام نے اُس کے لئے علیحدہ جائیداد کا انتظام کیا ہے اور اُس کو شادی کا ایک ضروری جزو قرار دیا ہے۔ اسے اسلامی اصطلاح میں مہر کہتے ہیں۔ اس کی غرض یہ ہے کہ عورت کی ایک علیحدہ جائیداد بھی رہے تاکہ وہ اپنی شخصیت قائم رکھ سکے اور اپنے طور پر صدقہ دے سکے یا صلہ رحمی کر سکے۔ گویا مہر کے ذریعہ پہلے دن سے ہی مرد سے یہ اقرار کرا لیا جاتا ہے کہ عورت اس امر کی حقدار ہے کہ اپنی الگ جائیداد بنائے اور خاوند کو اُس کے مال پر کوئی تصرف نہیں ہوگا۔ عورت کے حقوق کو محفوظ کرنے کے لئے اسلام نے یہ بھی شرط لگا دی ہے کہ رشتہ دار نکاح سے پہلے کوئی رقم نکاح کی شرط میں نہیں لے سکتے۔ ایسا نہ ہو کہ عورتوں کے نکاح کے متعلق جو اُن کو منظوری کا حق دیا گیا ہے۔ وہ اُس کو ناجائز طور پر استعمال کریں۔ خاوند کا زبانی لینا یا اس طرح لینا کہ غصہ ہو کر عورت کی حیاء انکار سے مانع ہے نادرست ہے۔ خاوند بھی بطور ہدیہ تحفے جو دے وہ عورت کا مال ہوگا۔ خاوند اُسے واپس نہیں لے سکے گا۔

عورت کا حقِ وراثت

اہلی زندگی میں ایک سوال ورثہ کا ہے۔ اس بارہ میں اسلام نے جو تعلیم دی ہے تمام غیر متعصب لوگ خواہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں اس کی خوبی اور اس کی حکمت کو تسلیم کرتے ہیں۔ اوّل تو اسلام نے ورثہ کے مقابلہ میں عورتوں کو بھی حصہ دار مقرر کیا ہے۔ دوسرے والدین کو حصہ دار مقرر کیا۔ سوم خاوند اور بیوی کو حصہ دار مقرر کیا۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ رشتہ دار عقلاً وارث ہونے چاہئیں علاوہ مذکورہ بالا ہدایتوں کے شریعت اسلام حکم دیتی ہے کہ وارثوں کو اُن کے ورثہ سے محروم نہ کیا جائے۔ پس کوئی شخص اپنے مال سے وارثوں کو محروم نہیں کر سکتا۔ ہاں مرنے والے کو یہ حق دیا ہے کہ اپنے مال میں سے ایک ثلث ($\frac{1}{3}$) وصیت کر دے۔ اس سے زیادہ مال وصیت کرنے کا کسی کو حق نہیں جس طرح بیٹے اپنے ماں باپ کے وارث ہوتے ہیں۔ اُسی طرح عورت اپنے ماں اور باپ کی وارث ہوگی۔ ہاں چونکہ خاندانی ذمہ داریاں مرد پر ہوتی ہیں۔ عورت پر صرف اپنی ذات کا بار ہوتا ہے۔ اس لئے اُسے مرد سے آدھا حصہ ملے گا۔ اسی طرح ماں بھی اپنے بیٹے کے مال سے اُسی طرح حصہ پائے گی جس طرح باپ۔ گو مختلف حالات اور ذمہ داریوں کے لحاظ سے کبھی باپ کے برابر اور کبھی کم حصہ ملے گا۔ وہ اپنے خاوند کے مرنے کے بعد اُس کے مال کی بھی وارث ہوگی۔ خواہ اولاد ہو یا نہ ہو۔ کیونکہ اُسے دوسرے کا دست نگر نہیں بنایا جا سکتا۔ عورت کا حصہ مرد سے اکثر حالتوں میں نصف رکھا ہے۔ جن میں برابر رکھا ہے۔ وہاں خاص حکمتوں کے ماتحت کیا گیا ہے۔ بعض لوگ اس فرق میں بے انصافی دیکھتے ہیں۔ حالانکہ اسلام کے باہر عورتوں کے حقوق اب تک بھی محفوظ نہیں ہیں۔ صرف اسلام ہی ہے جس نے عورتوں کو پورے حقوق دلوائے ہیں۔ اس فرق کی وجہ یہ ہے کہ اسلام نے عورت پر مالی طرح کی کوئی ذمہ داری نہیں رکھی۔ تمام اخراجات مرد پر رکھے ہیں۔ اسی وجہ سے مرد کی مالی ذمہ داری بہ نسبت عورت کے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ پس وہ زیادہ حصہ کا مستحق تھا۔ بچوں کی پرورش۔ بیوی کی پرورش مرد کے ذمہ ہے۔ عورت اگر نکاح کرے گی تو اُس کا اور اُس کی اولاد کا خرچ اُس کے خاوند کے ذمہ ہوگا اور اگر نہ مرے گی جیسے اسلام پسند نہیں کرتا۔ وہ اکیلی جان ہوگی۔ مگر مرد اگر نکاح کرے گا اور اُسی کا اسلام اُسے حکم دیتا ہے تو اُسے اپنی بیوی اور بچوں کا خرچ برداشت کرنا ہوگا۔ پس مرد کا عورت سے دُگنا حصہ مرد کی رعایت کے طور پر یا عورتوں کی ہتک کے طور پر نہیں۔ بلکہ ذمہ داریوں کو مدنظر رکھ کر یہ حکم دیا گیا۔ اور عورتوں کو ہرگز اس میں نقصان نہیں بلکہ وہ پھر بھی فائدہ میں رہتی ہیں۔

میاں بیوی کے ایک دوسرے سے متعلق حقوق

مرد پر فرض ہے کہ عورت کے کھانے پینے اور مکان کی ضروریات کو مہیا کرے۔ خواہ عورت مالدار اور مرد غریب ہی کیوں نہ ہو۔ اسی طرح مرد کو حکم ہے کہ عورت سے محبت اور پیار کا معاملہ کرے نہ کہ نفرت اور سختی کا۔ بلکہ قرآن نے فرمایا ہے کہ عورتوں سے صلح ہو یا جنگ دونوں صورت میں احسان کا ہی معاملہ کرو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورتوں سے نیک معاملہ کرنے کے متعلق میری نصیحت کو یاد رکھو۔ اسی طرح فرمایا کہ خاوند اپنی بیوی سے نفرت نہ کرے اس وجہ سے کہ اُس میں کوئی عیب ہے۔ کیونکہ اگر اس میں کوئی عیب ہے تو کوئی خوبی بھی تو ہے۔ اسی طرح آپ نے فرمایا خیارکم خیارکم لنسائھم تم میں سے اچھے لوگ وہ ہیں جو اپنی عورتوں سے اچھا سلوک کرتے ہیں۔ اس کے بالمقابل عورت کو یہ حکم دیا کہ وہ اپنے خاوند کی فرمانبردار رہے۔ اُس کے مال کو ضائع ہونے سے بچائے۔ اُس کی عزت کی حفاظت کرے۔ اُس کی اولاد کی اچھی طرح پرورش کرے۔ میاں بیوی کے تعلقات کے بعد اولاد پیدا ہوتی ہے جو تمدن کی گویا دوسری اینٹ ہے۔ اولاد کے متعلق اسلام نے یہ حکم دیا ہے کہ اُن کی عمدگی سے پرورش کی جائے۔ والدین پر فرض کا پالنا اور اُن کی ضروریات کو پورا کرنا فرض ہے۔ اُن کو خرچ کی تنگی کی وجہ سے مار دینا جیسا کہ وحشی قبائل میں رواج تھا۔ بصورت لڑکیوں کے بوجہ تکبر کے مار دینا جیسا کہ کئی جنگلی قوموں میں دستور تھا منع ہے۔ اولاد کی پیدائش کے متعلق حکم دیا کہ خاوند اگر چاہے کہ اُس کے اولاد نہ ہو تو اُس کے لئے عورت سے اجازت لینا ضروری ہوگا۔ بغیر عورت کی اجازت کے اولاد کو روکا نہیں جا سکتا۔ پھر فرمایا کہ بچوں کو علم اور اخلاق سکھائے جائیں۔ اور بچپن سے اُن کی تربیت کی جائے تاکہ وہ بڑے ہو کر مفید بن سکیں۔ اولاد کے درمیان بھی یکساں سلوک کرنے کا حکم دیا۔ بچپن میں اُن کی خواہشات اور ضروریات کے مطابق سلوک تو جائز بات ہے۔ مگر جب وہ بڑے ہو جائیں تو حکم دیا کہ جو تحفہ دے وہ سب کو دے ورنہ کسی کو نہ دے۔ اولاد کو تربیت کی خاطر اگر مارنا پڑے تو حکم دیا کہ منہ پر نہ مارے کہ تمام آلات حواس اس میں جمع ہیں اور اس کے نقصان سے بچہ کی آئندہ زندگی پر اثر پڑ سکتا ہے۔ لڑکیوں کی تربیت کے متعلق خاص حکم دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کے گھر میں لڑکی پیدا ہو اور وہ اُس کی اچھی طرح تربیت کرے تو اُس کو یہ کام اُس کو آگ سے بچانے والا ہوگا۔ یعنی لڑکی کی اچھی طرح تربیت کرنی اور اُس سے حسن سلوک کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اُس سے اچھا معاملہ کریگا۔ اسی طرح فرمایا جس کے گھر لڑکی ہو اور وہ اُسے نہ قتل کرے نہ اُسے ذلیل کر کے رکھے نہ لڑکوں کو اُس پر فضیلت دے تو خدا تعالیٰ اُسے جنت دیگا۔ اولاد کی صحت کا خیال رکھنے کا خاص حکم دیا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اے لوگو اپنے بچوں کو مخفی طور پر قتل نہ کرو۔ کیونکہ مرد کا عورت سے ایام رضاعت میں ملنا جو نسل میں جا کر بچے کے قوٰی کو نقصان دیتا ہے۔ یعنی ان دنوں میں اسکا خاص طور پر اثر ہوتا ہے۔ اس ارشاد سے ایک عام قانون بچہ کی صحت کے خیال کا نکلتا ہے کیونکہ اس غرض کیلئے اگر شہوات طبعیہ کو روکنا پسند کیا گیا ہے۔ تو دوسری قربانیاں تو اور بھی زیادہ ہی ہیں۔ قرآن مجید نے انتظامی امور کے لحاظ میں فرمایا ہے للرجال علیھن درجۃ یعنی حقوق کے لحاظ سے تو مرد و عورت میں کوئی فرق نہیں۔ لیکن انتظامی لحاظ سے مردوں کو عورتوں پر ایک حق فوقیت حاصل ہے جیسے مجسٹریٹ کو وہ انسان ہونے کے لحاظ سے تو تمام انسانوں جیسے حقوق رکھتا ہے۔ لیکن چونکہ اسے انتظام کے معاملہ میں

(باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۱۲ پر)

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی اور تربیتی مساعی

★ مورخہ ۲/۸۶ ۲ کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ مریاکٹی میں قائد مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس محترم الی کنہیدو صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ اور عہد نامہ دہرایا گیا۔ بعدہٗ مکرم کے۔ شمس الدین صاحب مکرم اے۔ پی۔ مختار الدین صاحب مکرم پی محمد صاحب صدر جماعت، خاکسار سی۔ ایچ عبدالرحمٰن معلم وقفِ جدید اور محترم پو۔ ابوبکر صاحب انسپکٹر وقفِ جدید نے خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں اور وقفِ جدید کی اہمیت اور مالی قربانی کی ضرورت پر تقاریر کیں۔ صدر مجلس کے اختتامی خطاب اور اجتماعی دُعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار سی ایچ عبدالرحمٰن معلم مریاکٹی

★ مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم مبلغ شاہجہانپور تحریر کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ شاہجہانپور کے زیر اہتمام تین خدام پر مشتمل ایک وفد میرانپور کٹرا مورخہ ۲/۸۶ ۲ کو روانہ ہوا وہاں پر چند علمی طبقہ کے لوگوں مثلاً ڈاکٹر۔ اساتذہ وغیرہ سے ملاقات کی گئی اور کئی گھنٹے تک تبلیغی گفتگو ہوئی ان کو لٹریچر بھی دیا گیا۔ اور شہر بھر میں چکر لگا کر لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ دورہ نہایت کامیاب رہا۔

اسی طرح مورخہ ۲/۸۶ ۹ بروز اتوار چند خدام پر مشتمل ایک وفد بیدہ ضلع لکھیم پور کو روانہ ہوا وہاں پر تبلیغ کی گئی اور لوگوں کے سوالوں کے جوابات دیئے پھر لوگوں نے کہا کہ ہمارے مولوی صاحب آ جائیں تو ان سے بات چیت ہو گی پھر مورخہ ۲/۸۶ ۱۲ کو بیدہ میں ہی ان کے مولوی صاحب سے بات چیت ہوئی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے مولوی صاحب کے مقابلے میں ہماری فتح ہوئی لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا لوگوں نے کہا کہ آئندہ یہاں گاؤں میں جلسہ ضرور کریں اللہ تعالیٰ اس کی توفیق بخشے۔

نیز مورخہ ۲/۸۶ ۲۵ کو خدام کا ایک وفد روضہ کے لئے روانہ ہوا وہاں اسکول میں بچوں میں انعامات تقسیم کئے گئے پھر اساتذہ سے تبلیغی گفتگو ہوئی اور ان کو لٹریچر بھی دیا گیا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان پر اور طلباء پر اچھا اثر پڑا دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہماری تبلیغی مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین

★ مکرم کے شفیق صاحب احمدی تیماپور سے تحریر کرتے ہیں کہ جماعتِ احمدیہ تیماپور کے چند خدام مکرم مولوی عبدالمومن صاحب راشد مبلغ سلسلہ کی نگرانی میں پینٹھ اماپور پہنچے۔ جہاں وفد نے لٹریچر تقسیم کیا۔ اور لوگوں سے تبادلہ خیالات کیا۔ اور ان کے مختلف سوالات کا جواب دیا۔ وفد میں مکرم وسیم احمد صاحب جنہ ورگ مکرم مبارک احمد صاحب، مکرم عبدالحمید استاد صاحب، مکرم بشارت احمد صاحب دیودرگی اور خاکسار شامل تھا۔ رات ۱/۲ ۱ بجے تک احباب سے تبادلہ خیالات ہوا۔ ان کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ مکرم عبدالنبی صاحب اور مکرم عبدالرزاق صاحب مختار چودھری نے وفد کو کھانا کھلایا۔ مقامی لوگوں نے بھی ہم سب کے ساتھ تعاون کیا۔ بفضلہٖ تعالےٰ ہمارا یہ تبلیغی پروگرام بہت ہی کامیاب رہا۔ احباب سے اس مساعی کے نتیجہ خیز ہونے کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

★ مکرم شیخ عبدالرب صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ بالاسور بھدرک سے تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۱۸ فروری کو بھدرک سے گیارہ میل کے فاصلہ پر چہ ڈاکوٹی ہائی اسکول کے ہال میں شری بھیش پنڈا کی صدارت میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں قرب و جوار کے متعدد اسکولوں سے اساتذہ کرام اور کثیر تعداد میں غیر مسلم طلباء شریک ہوئے تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم ڈاکٹر شمس الحق صاحب اور مکرم رحمت اللہ صاحب نے ہستی باری تعالےٰ اور اسلامی تعلیمات پر وضاحت کے ساتھ مدلل روشنی ڈالی۔ بعدہٗ ان لوگوں کی طرف سے کئے گئے مختلف سوالوں کے جواب احسن رنگ میں دیئے گئے۔ اس تبلیغ کا ان پر بڑا اچھا اثر ہوا بہت حد تک ان کی بدگمانی مسلمانوں کی طرف سے دور ہوئی۔ اللہ تعالےٰ ہماری مساعی کو قبول فرمائے۔

★ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ بمبئی تحریر کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ بمبئی کے زیر اہتمام پوپ جان پال دوئم کی تشریف آوری پر احمدیہ مسلم مشن بمبئی کی طرف سے موصوف کو اسلام کا پیغام پہنچایا گیا اور بڑی کوشش کے بعد قرآن مجید اور اسلامی کتب کا تحفہ پیش کیا گیا اور چند پیکٹ آپ کے ساتھیوں کو بھی دیئے گئے۔ اسی طرح خوش آمدید پمفلٹ بعنوان "خوش آمدید" شائع کیا گیا۔ چرچ گیٹ پر خدام نے ہزاروں کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا۔ بائیکلہ۔ باندرہ شانتا کروز۔ دادر اسٹیشن شیواجی پارک۔ ایچ گیٹ۔ ماہم و چرچ بشپ ان مقامات پر خدام نے تمام عیسائی زائرین میں لٹریچر تقسیم کیا جو عیسائیوں نے فراخدلی سے قبول کیا۔

دائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہوٹل میں مورخہ ۱۰ فروری کو دعوت کے موقعہ پر ہمارے خدام نے مدعودین کو لٹریچر پیش کیا۔

اسی طرح ۱۰ فروری کو پوپ جان پال دوم کی پونہ آمد پر ہمارے خدام نے مخلصانہ سرگرمی کے ساتھ ہزاروں کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا اور پیغام حق پہنچایا۔

اسی طرح مکرم مولوی صاحب موصوف رقمطراز ہیں کہ جماعت احمدیہ پونہ کے زیر اہتمام ایک تبلیغی و تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ صدر جماعت کے تعاون سے مختلف لوگوں میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ مورخہ ۲/۸۶ ۱۵ کو منیر احمد صاحب عجب شیر کے مکان پر بعض غیر از جماعت افراد کے ساتھ خوشگوار ماحول میں تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا۔

مورخہ ۲/۸۶ ۱۶ کو گوردوارہ میں سکھ مسلم اتحاد کے موضوع پر وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی گئی اس موقعہ پر پنجابی و انگلش لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

★ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ رقمطراز ہیں کہ موسٹی بنی مائنز میں سالانہ جلسہ اور اجتماع انصار اللہ کے اختتام پر مورخہ ۸ مارچ کو خاکسار کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم یٰسین خان صاحب معلم وقفِ جدید اور خاکسار نے تقاریر کیں نیز اسی روز رات کو مقامی گوردوارہ میں مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ کی تقریر ہوئی جو پسند کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ان سب مساعی کو قبول فرمائے اور اچھے نتائج ظاہر فرمائے۔

★ مورخہ ۱۲ مارچ بروز جمعہ بعد نماز مغرب و عشاء ایک تبلیغی جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا۔ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل، مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس فاضل اور مکرم مولوی مقبول احمد صاحب طاہر فاضل خاص طور پر ملکی تشریف لائے ان کی آمد سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے مکرم پروفیسر مجید عالم صاحب صدر جماعت کی سرکردگی میں جماعتی طور پر یہ تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ لاؤڈ سپیکر اور جلسہ کے دوسرے انتظامات کئے۔ اس جلسہ میں افراد جماعت کے علاوہ غیر از جماعت دوست بھی شریک تھے۔ اس اجلاس کی کارروائی مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ کی زیر صدارت خاکسار کے عبدالسلام کی تلاوت قرآن مجید سے شروع۔ بعدہٗ مکرم انور حسین صاحب ایم اے نے نظم پڑھی۔ پہلی تقریر مکرم مولوی مقبول احمد صاحب طاہر کی۔ بعد ازاں مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے تقریر کی۔ بعدہٗ عادل رشید زیدی نے نظم سنائی۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد عمر صاحب نے صدارتی تقریر کی۔ آخر میں مکرم پروفیسر مجید عالم صاحب نے مہمانان کا شکریہ ادا کیا اور غیر از جماعت دوستوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ انہیں حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کو قبول کر لینا چاہئیے کیونکہ چودھویں صدی ختم ہو گئی کوئی مہدی ظاہر نہیں ہوا۔ دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار کے عبدالسلام معلم وقفِ جدید خنیور ملکی

اسلام اور حقوقِ نسواں (بقیہ صفحہ ۱)

دوسروں کو سزا دینے کے اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے وہ ماتحتوں پر فوقیت رکھتا ہے۔ گو تمدنی اور مذہبی معاملات میں مرد و عورت دونوں کے حقوق برابر ہیں۔ لیکن مردوں کو اللہ تعالیٰ نے قوّام ہونے کی وجہ سے فضیلت عطا فرمائی ہے تو دوسری طرف عورتوں کو استمالتِ قلب کی ایسی طاقت دیدی ہے جسکی وجہ سے وہ بسا اوقات مردوں پر غالب آ جاتی ہیں۔ پس اسلام نے جہاں مرد کو عورت پر ایک رنگ میں فوقیت دی ہے۔ وہاں عورت کو استمالتِ قلب کی طاقت عطا فرما کر مرد پر غلبہ دے دیا ہے۔ جہاں تک مردوں کی مذکورہ بالا فضیلت کا سوال ہے یہ بھی اپنے اندر بہت حکمت رکھتا ہے۔ مثلاً شریعت کا یہ حکم ہے کہ لڑکی اپنے ماں باپ کی اجازت کے بغیر شادی نہیں کر سکتی۔ یہ حق بھی عورت کو جو اپنے طور پر بوجہ فطرتی حیاء کے نقصان سے بچ نہیں سکتی اس کے خیر خواہوں (یعنی اُسکے ولی) پر یہ ذمہ داری ڈال کر اسے نقصان سے بچایا ہے۔ ورنہ جہاں اسکی خلاف ورزی ہو رہی ہے وہاں ہزاروں مثالیں ایسی ہیں کہ عورتوں کو دھوکہ دے کر نااہل لوگوں نے رشتے کر لئے جو ان کے لئے سراسر نقصان دہ ثابت ہوئے اور یورپ میں اس کی بکثرت مثالیں موجود ہیں ✦ (باقی آئندہ)

مختلف جماعتوں میں جلسہ ہائے مسیح موعودؑ کا انعقاد

★ــــ مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب عادل جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ شورت تحریر کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ شورت کے زیر اہتمام مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب زائر کی صدارت میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم غلام حسن صاحب ڈار درویش، مکرم ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب آہنگر و مکرم عبد اللہ صاحب ڈار اور خاکسار نے مسیح موعودؑ کے مختلف پہلوؤں پر واضح رنگ میں روشنی ڈالیں لبعدہٗ صدارتی تقریر اور دعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی برخواست ہوا۔

★ــــ مکرم نجیب احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ساونت واڑی تحریر کرتے ہیں کہ زیر اہتمام جماعت احمدیہ ساونت واڑی مکرم عبد القادر صاحب کتور کی صدارت میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم سراج احمد صاحب اور خاکسار نجیب احمد و مکرم نذیر احمد صاحب مکرم شفیع احمد صاحب، مکرم سکندر احمد صاحب، مکرم محمود احمد صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے موضوع پر مضامین پڑھ کر سنائے اور آخر میں صدر صاحب کی تقریر اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

★ــــ مکرم یوسف احمد صاحب الہ دین سیکرٹری مال سکندر آباد تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۳ر مارچ کو سکندر آباد میں زیر صدارت محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم شیخ مسعود احمد انیس صاحب و مکرم مہر دین صاحب اور مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب، مکرم محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی، مکرم منصور احمد صاحب شرق اور محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے مختلف پہلوؤں پر مفصل روشنی ڈالیں لبعدہٗ دعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

★ــــ مکرم عبد المؤمن راشد مبلغ سلسلہ یادگیر تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۳ر مارچ کو جماعت احمدیہ یادگیر کے زیر اہتمام مکرم نعمت اللہ صاحب غوری نائب امیر جماعت یادگیر کی صدارت میں یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مقررین نے نہایت مؤثر اور دلنشیں انداز میں حضرت مسیح موعودؑ کے موضوعات پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ بالآخر صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

★ــــ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ اٹارسی کے زیر اہتمام خاکسار کی صدارت میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم مستقیم صاحب، مکرم عبد الباری صاحب اور خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کے مختلف پہلوؤں پر وضاحت سے روشنی ڈالی۔ لبعدہٗ دعا کے ساتھ یہ جلسہ بخیر و خوبی برخواست ہوا۔

★ــــ مکرم کے ٹی حسین صاحب جنرل سیکرٹری کوڈیا تھور تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۳ر مارچ کو جماعت احمدیہ کوڈیا تھور میں زیر صدارت مکرم محمد اکبر صاحب ایم اے نائب ناظر بیت المال آمد جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مقررین مقامی کے علاوہ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم انسپکٹر بیت المال آمد مکرم مولوی ابوبکر صاحب معلم وقف جدید نے حضرت مسیح موعودؑ کے مختلف پہلوؤں پر احسن رنگ میں روشنی ڈالی۔ بالآخر صدارتی خطاب و دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

★ــــ مکرم اے عبد الرحمن صاحب سیکرٹری مال آٹرا پورم تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۹ر مارچ کو احمدیہ مسلم مشن آٹرا پورم میں زیر صدارت مکرم کے محمد ابراہیم صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد مکرم ایم اے فرید صاحب اور خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کے مختلف پہلوؤں کو وضاحت کے ساتھ بیان کئے آخر پر صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

★ــــ مکرم سی ایچ عبد الرحمن صاحب معلم وقف جدید تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۳ر مارچ کو زیر صدارت مکرم ٹی رالیو صاحب جماعت احمدیہ مریا کنی میں، جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم پی محمد یوسف صاحب، مکرم ٹی کنہیدو صاحب قائد خدام الاحمدیہ۔ مکرم ٹی محمد صاحب، مکرم کے شمس الدین صاحب اور خاکسار و صدر جلسہ نے حضرت مسیح موعودؑ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالیں۔ دعا کے ساتھ یہ جلسہ برخواست ہوا۔

★ــــ مکرم سی ایچ عبد الرحمن صاحب معلم وقف جدید تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲۵ر مارچ کو زیر صدارت مکرم ٹی کے۔ محمد صاحب جماعت کیرولائی میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منایا گیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم سی ایچ عبد الشکور صاحب و مکرم ٹی کے امیر غنی صاحب اور مکرم ٹی کے رفیق احمد صاحب اور خاکسار و صدر جلسہ نے مسیح موعودؑ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ لبعدہٗ دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

★ــــ مکرم سی ایچ عبد الرحمن صاحب معلم وقف جدید تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۸ر مارچ کو جماعت احمدیہ الانلور میں زیر صدارت مکرم وی۔ پی۔ بشیر احمد صاحب جنرل سیکرٹری الانلور جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم سی ایچ عبد الشکور صاحب و محترم ٹی کنہیدو صاحب اور خاکسار اور صدر جلسہ نے حضرت مسیح موعودؑ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ لبعدہٗ دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

★ــــ مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کلکتہ تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲۳ر مارچ کو لجنہ کے تحت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منایا گیا۔ محترمہ راشدہ شمیم صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ فریدہ انور، رابعہ لبنیٰ، نصیرہ سلطانہ اور مکرمہ اہلیہ صاحبہ مولوی فضل کریم صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت پر مضمون پڑھ کر سنائیں اس دوران شاہدہ جبیں، صوفیہ محمود، ناصرات کی ایک بچی جگنو اور عصمت بیگم نے نظمیں پڑھیں۔ لبعد ازاں خاکسار نے نظم پڑھی اور دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

★ــــ مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ منگلور تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲۳ مارچ کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ کا آغاز تلاوت کلام پاک، عہد نامہ، درس حدیث اور نظم خوانی سے ہوا۔ اس کے بعد عزیزہ مریم صدیقہ صاحبہ، محترمہ قمر النساء صاحبہ، عزیزہ عائشہ صدیقہ صاحبہ، عزیزہ فضل النساء صاحبہ، محترمہ یاسمین سمیع اللہ صاحبہ، محترمہ زرینہ صاحبہ، محترمہ شاہدہ بیگم صاحبہ اور خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کے بارے مختلف مضامین پڑھ کر سنائیں۔ اس دوران عزیزہ منورہ سلطانہ، محترمہ شاہدہ بیگم صاحبہ، محترمہ یاسمین طارق صاحبہ نے نظمیں پڑھیں دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

★ــــ مکرمہ امۃ النعیم صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ کیرنگ تحریر کرتی ہیں کہ مورخہ ۲۵ر مارچ کو مکرمہ حذیفہ بیگم نائب صدر لجنہ کیرنگ کی صدارت میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ خاکسار کی تلاوت قرآن کریم اور مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد مکرمہ رابعہ بشریٰ، مکرمہ عطرۃ النساء صاحبہ، مکرمہ امۃ العزیز صاحبہ، مکرمہ عابدہ بی بی صاحبہ، مکرمہ مریم بی بی صاحبہ نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔ لبعدہٗ مکرمہ رابعہ بشریٰ صاحبہ، رشیدہ سہارا، اور عزیزہ مبارکہ بیگم نے نظمیں پڑھیں۔ ازاں لبعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کیسٹ سنائی گئی۔ آخر پر محترمہ صدر صاحبہ نے خطاب فرمایا دعا کے لبعد جلسہ برخواست ہوا۔

★ــــ مکرم مرزوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ مدراس تحریر فرماتے ہیں کہ ۲۳ر مارچ کو بھاگلپور میں اور ۲۴ر مارچ کو برہ پورہ میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منایا گیا۔ جس میں مولوی صاحب موصوف کے علاوہ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس، مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ظاہر مبلغین سلسلہ اور مکرم سید عبد الباقی صاحب جوڈیشیل مجسٹریٹ اور مکرم پروفیسر صدر الدین صاحب نے تقاریر کیں۔

★ــــ مکرم طاہر احمد صاحب عارف سیکرٹری مال دہلی تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۳۰ر مارچ کو زیر صدارت مکرم صوفی عبد الشکور صاحب صدر جماعت دہلی جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید و نظم خوانی کے بعد مکرم یوسف [illegible] خان صاحب آفریدی، خاکسار طاہر احمد عارف، مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب مبلغ سلسلہ اور صدر اجلاس نے حضرت مسیح موعودؑ کے بارہ مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ دعا کے لبعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

ضروری اعلان

بابت شمولیت جلسہ سالانہ ۱۹۸۶ء جماعت احمدیہ انگلستان

جملہ احباب جماعت کی آگاہی کے لئے یہ اعلان ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال جماعت احمدیہ انگلستان کے جلسہ سالانہ کے انعقاد کے لئے ۲۵-۲۶-۲۷ر جولائی ۱۹۸۶ء کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرما دی ہے۔ مذکورہ تاریخوں میں یہ جلسہ سالانہ بمقام اسلام آباد (ٹلفورڈ) لندن منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس جلسہ سالانہ میں شمولیت کی خواہش رکھنے والے احباب کی آگاہی و تیاری کے لئے ضروری ہدایات پر مشتمل سرکلر امراء / صدر صاحبان جماعت کو بھجوا دیا گیا ہے۔ لہٰذا خواہش مند احباب اپنے امیر / صدر جماعت سے اس تعلق میں رجوع فرمائیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ وعدہ کنندگان سے درخواست

جماعت کے جن مخلصین نے صد سالہ جوبلی فنڈ کے وعدے کر رکھے ہیں ان میں سے بعض نے تو سو فیصدی ادائیگی کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور ان کے اموال اور نفوس میں خیر و برکت عطا کرے۔ بعض دوست قسط وار ادائیگی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی اپنے فضلوں اور انعامات سے نوازے۔ آمین

مگر بعض دوست ایسے بھی ہیں جن کی ادائیگی حسب وعدہ نہیں ہو رہی ہے۔ ایسے دوستوں۔ عزیزوں۔ بزرگوں اور بہنوں کی خدمت میں فرداً فرداً یاد دہانی بھجوائی جا رہی ہے۔ اور اس اعلان کے ذریعہ سے بھی ان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے وعدہ کے مطابق ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے افضال اور انعامات کے وارث بنیں۔ غلبہ اسلام کے اس عظیم الشان منصوبہ میں ان کی یہ مالی قربانی اسلام کی ترقی اور فتح کے دن قریب تر لائے اور ان کے خاندان اور ان کی نسلوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنے گی۔ انشاء اللہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حال ہی میں ارشاد فرمایا کہ خرچ بہت ہو رہے ہیں۔ اس لئے جوبلی فنڈ کے وعدہ کنندگان جلد از جلد اپنے وعدے سو فیصدی ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے افضال اور انعامات سے نوازے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

شکریہ احباب

میرے بیٹے عزیزم نعیم احمد مرحوم کے سانحہ ارتحال پر میرے جن احباب و اعزاء نے بسبیل ڈاک میرے اور پسماندگان کے ساتھ اظہار ہمدردی کے خطوط و تار اور ٹیلیفون بھیجے ہیں میں ان تمام صاحبان کے محبت و خلوص کا فرداً فرداً جواب دینے سے معذور ہوں لہٰذا بذریعہ اخبار بدر اپنی اور پسماندگان کی جانب سے ان کی تعزیت محبت اور خلوص کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو اجر عظیم اور ہم سب کو مرحوم کے لئے دعائے مغفرت و بلندی درجات کی توفیق عطا کرے۔ آمین

خاکسار۔ مہر الدین جماعت احمدیہ سکندرآباد

درخواست ہائے دعا

★۔ مکرمہ سیدہ امۃ الشکور ثریا صاحبہ بنت مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب سابق مبلغ سلسلہ مونگھیر کے بڑے بھائی کو گٹھیا نے کافی عرصہ سے تنگ کر رکھا ہے کامل شفایابی کے لئے ★ ۔۔۔ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سرینگر لکھتے ہیں کہ مکرم خواجہ محمد طاہر صاحب نا صر آبادی کشمیر ماہ جون میں (ایم۔ اے) کا امتحان دے رہے ہیں۔ نمایاں کامیابی کے لئے۔ موصوف نے مبلغ ۱۰/- روپے صدقہ میں دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے ★ ۔۔۔ مکرم ماسٹر رحمت اللہ صاحب بھدرواہ سے تحریر کرتے ہیں کہ مکرم ڈاکٹر فاروق احمد صاحب خانی بھدرواہ سخت علیل ہیں بیماری کا تا حال علم نہیں ہو سکا۔ صحت دن بدن کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ عزیز موصوف کی کامل صحت یابی کے لئے ★۔۔۔ کرمہ حلیمہ بیگم صاحبہ بنت خواجہ محمد سلطان صاحب مرحوم سرینگر مبلغ ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ارسال کرتے ہوئے اپنی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ (ادارہ)

اعلانات نکاح

(۱)۔ مورخہ ۵ ۲ کو مسجد مبارک قادیان میں مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی قادیان نے خاکسار کے بیٹے عزیزم منصور احمد مقبول ساکن ملک نما حیدرآباد (آندھرا پردیش) کا نکاح عزیزہ ہاجرہ بیگم بنت مکرم محمد خورشید علی صاحب مرحوم شاہ علی بنڈہ حیدرآباد (آندھرا پردیش) کے ساتھ مبلغ تین ہزار ایک سو روپے حق مہر پر پڑھا۔ مبلغ دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے قارئین بدر سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ مسعود احمد انیس واقف زندگی معلم وقف جدید حیدرآباد

(۲)۔ مورخہ ۱۹ کو مریاکتی (کیرلہ) میں مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مبلغ سلسلہ نے مکرم کے عبد السلام صاحب ابن مکرم کے محمد کٹی صاحب ساکن الانلور کا نکاح کا اعلان عزیزہ عصمت بی بی صاحبہ بنت مکرم ٹی کو یتی صاحب ساکن مریاکتی کے ساتھ مبلغ ۳۰۰۰/- روپے حق مہر پر فرمایا۔ اس موقعہ پر احمدیوں کے علاوہ بہت سے غیر احمدی بھی شریک تھے۔ اسی دن تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ قارئین بدر سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ مبلغ دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

خاکسار۔ ٹی۔ کنہید و قائد مجلس خدام الاحمدیہ مریاکتی

تقریب شادی

خاکسار کے پوتے عزیز چوہدری قطب الدین احمد چیمہ ابن سلطان احمد صاحب چیمہ کی شادی خانہ آبادی ہمراہ عزیزہ نائلہ تبسم کھوکھر بنت مکرم حبیب احمد صاحب کھوکھر (کیرہ) کے ساتھ ۹ر مارچ بروز اتوار ۱۹۸۶ء کو ہوئی۔

برات قبل دوپہر لندن سے کیمبرج گئی اور اسی شام بفضلہ تعالیٰ دلہن کو لے کر واپس لندن پہنچی۔ نکاح مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ مشنری حلقہ نے پانچ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر پڑھا۔

۱۶ر مارچ بروز اتوار عزیزم سلطان احمد صاحب چیمہ نے وسیع پیمانہ پر دعوت ولیمہ کا اہتمام لندن مشن کے محمود ہال میں کیا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ محمد حسین چیمہ لندن

ولادتیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور حضور پرنور کی دعاؤں کی برکت سے مجھے تین لڑکیوں کے بعد بتاریخ ۲۵ر مارچ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ جس کی اطلاع پیدائش سے پہلے ہی حضور پرنور نے دے دی تھی۔ قارئین بدر سے نومولود کی صحت و سلامتی درازی عمر اور نیک و صالح بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ بشیر احمد ملک نما حیدرآباد۔

(۲)۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی برکت سے میری بیٹی عزیزہ ام المحسنات اور میاں عبد العزیز مونگھیر کے ہاں مورخہ ۶ کو لڑکی عطا فرمائی ہے۔ فالحمد للہ۔ نومولودہ مکرم مبارک علی صاحب مونگھیر کی پوتی اور مکرم مستری محمود احمد صاحب بھدرک کی نواسی ہے۔ اس خوشی کے موقعہ پر اعانت بدر میں دس روپے ادا کرتے ہوئے نومولودہ کی صحت و سلامتی اور خادمہ دین ہونے کے لئے قارئین بدر سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ رئیسہ بیگم بھدرک

اَفضَلُ الذِّکرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ - ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA - 700073.

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE :- 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

یہ اگر انساں کو ہوتا کاروبارِ ناقصاں ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پروردگار

بی۔ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے :-

- الیکٹریکل انجینئرس
- الیکٹریکل وائرنگ
- لائسنس کنٹریکٹس
- موٹر وائنڈنگ

C-10. LAXMI GOBIND APART, J. P. ROAD, VERSOVA.

FOUR BUNGLOWS, ANDHERI (WEST)

574108
629389 ٹیلیفون نمبر

BOMBAY - 58.

"مَیں وُہی ہُوں
جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"

(نجم الاسلام تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بون مل

نمبر ۵۔۲۔۱۸
فلک نما
حیدرآباد - ۵۰۰۲۵۳

"محبّت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ کلکتہ - ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

AUTOCENTRE" تار کا پتہ :-
23-5222
23-1652 ٹیلیفون نمبر :-

آٹو ٹریڈرز

۱۶ - مینگولین کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM براہِ :- ایمبیسڈر • بیڈفورڈ • ٹرک HM

SKF بالے اور رولر بیرنگ ویپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اسپیئر پارٹس دستیاب ہیں

AUTO TRADERS

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار - موٹر سائیکل سکوٹرز کی خرید و فروخت اور
تبادلہ کے لئے آٹو ونگز کی خدمات حاصل فرمائیے!

AUTOWINGS,

13 - SANTHOME HIGH ROAD.

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360
74350

آٹو ونگس

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

M/S PERFECT TRAVEL AIDS.

SHED NO. C-16.

INDUSTRIAL ESTATE

MADIKERI - 571201

PHONE NO. OFFICE:- 80[illegible]
RESI:- 28[illegible]

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES.

17-A, RASOOL BUILDING.

MOHAMMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

BOMBAY - 8.

ریگزین۔ نرم چمڑے جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔
بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور۔
اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز!

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِىْ إِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ: کرشن احمد گوہر احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیوٹ ڈیلیبر - مدینہ میدان روڈ - بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر: - شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر: - 294

اِرشادِ نبوی ؐ

اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ

نیک کام کا بتانے والا (ثواب میں) کرنے والے کے برابر ہے

محتاجِ دعا

یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش

SARA Traders,

WHOLESALE DEALER IN HAWAI & PVC CHAPPALS.
SHOE MARKET, NAYA POOL, HYDERABAD - 500002.
PHONE :- 522860.

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS

NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM :- MOOSA RAZA }
PHONE - 605558 } BANGALORE - 2.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" { ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس

کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گڈ لک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ٹیپ ریکارڈر ریڈیو - ٹی وی - اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس!

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص ۳۱)

فون نمبر - ۴۲۹۱۶ ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز: - کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ!

(پتہ)

نمبر ۴/۲/۲۴۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

حیدر آباد میں

فون نمبر - 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۴۸۷ - ۱ - ۱۶ سعید آباد - حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"ہمارا کوئی دین بجز اسلام نہیں۔"

(الحکم جلد ۳ ص ۲۹)

NIR ®

CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں: -

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے